REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWS PAPERS FOR INDIA AT NO. R.N/57

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

POSTEL REGISTRATION NO. GDP-5

شمارہ ۲۹

شرح چندہ
سالانہ ۶۰ روپے
ششماہی ۳۰ روپے
ممالک غیر ۲۵۰ روپے بذریعہ بحری ڈاک
فی پرچہ ایک روپیہ پچیس پیسے

قادیان

The Weekly "BADR" QADIAN 143516

جلد ۳۸

ایڈیٹر عبدالحق فضل
نائب قریشی فضل اللہ

ہفت روزہ بدر قادیان - 143516

۲۳ ذی الحجہ ۱۴۰۹ھ ۲۷ وفا ۱۳۶۸ ہش ۲۷ جولائی ۱۹۸۹ء

2528-
Dr. Major Zaheeruddin Khan,
(Eye Specialist), A.M.C.
Common Hospital (WC)
Sector -12,
U.T. CHANDIGARH - 160 012.

اخبار احمدیہ

ربوہ قادیان ۲۲ وفا (جولائی) سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بارہ میں ملنے والی اطلاع مظہر ہے کہ حضور انور بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں

الحمد للہ

احباب کرام التزام کے ساتھ جان و دل سے پیارے آقا کی صحت و سلامتی درازیٔ عمر اور مقاصد عالیہ میں معجزانہ کامیابی کے لئے دعائیں جاری رکھیں

ملفوظات

حضرت مسیح موعود علیہ السلام

فرمایا:-

"جیسے ایک گھر کے دروازے بند کر لینے سے روشنی سے محروم ہو جاتا ہے اور تازہ اور زندگی بخش ہوا اُسے نہیں مل سکتی یا کسی زہر کے کھا لینے سے اس کی زندگی باقی نہیں رہ سکتی اسی طرح پر جب ایک آدمی خدا کی طرف سے ہٹتا ہے اور گناہ کرتا ہے تو وہ ایک ظلمت کے نیچے آ کر عذاب میں مبتلا ہوتا ہے گناہ اصل میں جناح تھا جس کا معنی میل کرنے اور مرکز سے ہٹ جانے کے ہیں پس جب انسان خدا سے اعراض کرتا ہے اور اس کے نور کے مقابل سے ہٹ جاتا ہے جو صرف خدا کی طرف سے اُترتا اور دلوں پر نازل ہوتا ہے تو وہ ایک تاریکی میں مبتلا ہوتا ہے جو اس کے لئے عذاب کا موجب ہو جاتی ہے۔ پھر جس قسم کا یہ اعراض ہو اسی قسم کا عذاب اُسے دُکھ دیتا ہے لیکن اگر انسان پھر اسی مرکز کی طرف آنا چاہے اور اپنے آپ کو اس مقام پر پہنچائے جو ایسی روشنی کے پڑنے کا مقام ہے تو وہ پھر اس گمشدہ نور کو پا لیتا ہے۔ کیونکہ جیسے دنیا میں ہم دیکھتے ہیں کہ اپنے کمرہ میں روشنی کو ایسے وقت پا سکتے ہیں جب اس کی کھڑکیاں کھول دیں ویسے ہی روحانی نظام میں مرکز اصلی کی طرف بازگشت کرنا ہی راحت کا موجب ہو سکتا ہے اور اسی دُکھ درد سے بچاتا ہے جو اس مرکز کو چھوڑنے سے پیدا ہوا تھا اسی کا نام توبہ ہے اور یہی ظلمت جو اس طرح پیدا ہوتی ہے ضلالت، جہنم کہلاتی ہے۔ اور مرکز اصلی کی طرف رجوع کرنا جس سے اللہ تعالیٰ خوش ہو جاوے اس بدی کا کفارہ ہو کر اُسے دُور کر دیتا ہے اور اس کے نتائج کو بھی سلب کر دیتا ہے۔"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۲۶ - ۲۷)

۲

"معرفت کے حصول کے لئے ضروری ہے کہ اوّل خدا شناس ہو اور خدا شناسی حاصل نہیں ہوتی جب تک کسی خدا نما انسان کی مجلس میں صدق نیت اور اخلاص کے ساتھ ایک کافی مدت نہ رہے اس کے بعد وہ اس مسئلہ کو جو جزا سزا کا اور دنیا اور عقبیٰ کا ہے بڑی سہولت کے ساتھ سمجھ لے گا اس بیان پر غور کرنے سے یہ بھی صاف معلوم ہوتا ہے کہ دوزخ اور بہشت کی فلاسفی جو قرآن کریم نے بیان فرمائی ہے وہ کسی اور کتاب نے نہیں بتائی اور قرآن شریف کے مطالعہ سے یہ بھی کھل جاتا ہے اور خدا تعالیٰ نے اسی کو تکرار کے ساتھ بیان فرمایا ہے۔ مگر یہ راز اُن پر ہی کھلتا ہے جو خدا تعالیٰ کی راہ میں مجاہدہ کرتے ہیں اور پاک نفس ہو کر سوچتے ہیں کیونکہ کوئی عمدہ بات بدوں تکلیف کے نہیں ملتی یہ کہنا کہ ہر شخص اس راز پر کیوں اطلاع نہیں پاتا میں کہتا ہوں کہ دیکھو ہمارے حواس کے کام الگ الگ ہیں۔ مثلاً آنکھ دیکھ سکتی ہے زبان چکھ سکتی ہے اور بول سکتی ہے کان سُن سکتے ہیں گویا ہر ایک حواس میں سے اپنے اپنے فرائض اور قوت کے ذمہ دار ہیں یہ کبھی نہیں ہو سکتا کہ کان کے پاس مصری کی ڈلی رکھ دی جاوے اور وہ اس کا ذائقہ بتاوے اور آنکھ خارجی آوازیں سُن لے یا زبان دیکھ لے پس اسی طرح سے خدا تعالیٰ کی معرفت کے دقیق اسرار کو معلوم کرنے کے واسطے خاص قوی ہیں وہی ان پر اطلاع دے سکتے ہیں اور یہ قوی دئے تو سب کو گئے ہیں لیکن ان سے کام لینے والے بہت تھوڑے ہیں ظن کا کوئی قوی اثر معلوم نہیں ہو سکتا۔"

ملفوظات جلد سوم صفحہ ۳۰ - ۳۱

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر: نگران بورڈ بدر قادیان

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ
ہفت روزہ بدر قادیان
۲۷ر وفا ۱۳۶۸ ہش

> اے سننے والو! سنو کہ خدا تم سے کیا چاہتا ہے۔ بس یہی کہ تم اسی کے ہو جاؤ!
> کلام امام علیہ السلام

کانپور کے پندرہ روزہ "پیام سنت" کا شمارہ

اس اخبار کی اشاعت ۲۵ر فروری تا ۱۰ر مارچ کے صفحہ ۶ پر ایک مضمون شائع ہوا ہے جس میں جماعت احمدیہ پر کیچڑ اچھالا گیا ہے جو اس بات کا عظیم الشان ثبوت ہے کہ چیلنج مباہلہ قبول کرنے کی بجائے یہ ایک شرمناک راہِ فرار اختیار کی گئی ہے۔

پاکستان میں جنرل ضیاء الحق اور نام نہاد مجلس تحفظ ختم نبوت کے علماء نے مل کر احمدیت کی مخالفت کی آڑ میں جب کلمہ طیبہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ کو مٹایا اور اس کی توہین کی تو پاکستان کے چند مشہور سیاسی لیڈروں نے ان لوگوں کی مذمت کی۔ حقوق انسانی کے عالمی اداروں نے بھی ان کو پھٹکارا مگر مختلف ممالک میں آباد علماء خاموش رہ کر اس گناہ میں معاون بن گئے۔ تب ۱۰ر جون ۱۹۸۸ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے عالمگیر جماعت احمدیہ کی نمائندگی میں تمام ائمۃ المکذبین کو مباہلہ کا چیلنج دیا۔ معاندین کو اس قرآنی دعوت کو خوشی سے قبول کرنا چاہیئے تھا۔ مگر ایسا نہیں ہوا۔ بعض نے مجبوراً کئی قلابازیوں کے ساتھ قبول کیا۔ بعض نے طرح طرح کے بہانوں سے راہِ فرار اختیار کی اور بعض ایسے بھی تھے جنہوں نے اپنے آپ کو مباہلہ قبول کرنے کے لئے تیار کرنے کی بجائے جماعت احمدیہ پر کیچڑ اچھال کر شرمناک راہِ فرار اختیار کی۔ "پیام سنت" بھی انہیں میں سے ایک ہے۔

ان علماء میں جھگڑے مچنے اور طرح طرح کے بہانے بنا کر راہِ فرار اختیار کرنے سے ایک بات واضح ہو گئی کہ قرآن کریم کی عظمت ان کے دلوں سے اٹھ چکی ہے۔ اور علامہ اقبال کے اس شعر کے یہ لوگ پورے پورے مصداق ہیں کہ ؎

وہ معزز تھے زمانے میں مسلماں ہو کر + اور تم خوار ہوئے تارکِ قرآں ہو کر

یہ وہ حقیقت ہے جسے ان کے مورث اعلیٰ مولوی ثناء اللہ صاحب نے اپنی عمر کے آخری حصہ میں تسلیم کر لیا تھا کہ:-

"سچی بات یہ ہے کہ ہم میں سے قرآن مجید اٹھ چکا ہے فرضی طور پر ہم قرآن مجید پر ایمان رکھتے ہیں لیکن واللہ دل سے اسے معمولی اور بہت معمولی اور بے کار کتاب جانتے ہیں۔"

(اہلحدیث ۱۴ر جون ۱۹۳۰ء)

پس قرآن کریم کی آیت مباہلہ کے سامنے جو ان میں جھگڑے مچے ہیں اور انہوں نے شرمناک فرار کی راہیں اختیار کی ہیں وہ مزید ثبوت ہے۔ اس بات کا کہ ان میں سے قرآن مجید اٹھ چکا ہے۔

دوسری اہم بات یہ ہے کہ معاندین احمدیت کا ایک سو سال سے یہ طریقہ چلا آرہا ہے کہ وہ احمدیت کے خلاف اعتراضات شائع کرتے ہیں لیکن جب ان اعتراضات کے جوابات نہایت مدلل اور ناقابل تردید جماعت احمدیہ کی جانب سے پیش کئے جاتے ہیں تو اس کے بعد یہ معاندین کبھی جواب الجواب شائع نہیں کرتے بلکہ طوطے کی طرح رٹے ہوئے پہلے اعتراضات ہی بار بار شائع کرتے رہتے ہیں اور اس طرح علمی خیانت کے مرتکب ہوتے ہیں۔ مثلاً ان کی بعض کتب "عشرہ کاملہ" مودودی صاحب کی "قادیانی مسئلہ" اور "ختم نبوت" اور سید ابو الحسن صاحب ندوی کی "قادیانیت" ان سب کا اور ان کے علاوہ متعدد کتابوں کے جماعت احمدیہ کی طرف سے دندان شکن جوابات دیئے گئے ہیں لیکن ان میں سے کسی ایک کا جواب الجواب انہوں نے آج تک شائع نہیں کیا۔ بلکہ ہر موقعہ پر علمی خیانت کا ارتکاب کرتے ہوئے پہلے ہی اعتراضات طوطے کی طرح پیش کر دیتے ہیں۔

ندوۃ العلماء کے پندرہ روزہ ترجمان "تعمیر حیات" کی ۲۵ر ستمبر اور ۱۰ر اکتوبر ۱۹۸۵ء کی اشاعتوں میں کلمہ طیبہ مٹانے کی ضیاء الحق کی پالیسی کی تائید میں ایک مضمون شائع ہوا تھا۔ جس کے جواب میں راقم الحروف نے بدر کے جلسہ سالانہ نمبر ۱۹۸۵ء میں جواب شائع کیا تھا۔ آج تک ندوہ کے علماء نے اس کا جواب الجواب شائع نہیں کیا۔ یہی انداز پیام سنت نے اختیار کر رکھا ہے۔ مثال ملاحظہ فرمایئے۔

"پیام سنت" کے زیر جواب مضمون میں سب سے پہلے ایک نہایت بے ہودہ بات لکھی ہے۔ کہ نعوذ باللہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے مسیح و مہدی و مجدد وغیرہ کے دعاوی مسلمانوں کی وحدت کو توڑنے کے لئے اور انگریزوں سے مالی منفعت حاصل کرنے کے لئے چاپلوسی کے طور پر کئے تھے۔ حالانکہ یہ کذاب لوگ ہرگز ثابت نہیں کر سکتے کہ حضور نے انگریزوں سے ایک پیسہ کی مالی امداد حاصل کی ہو یا کوئی خطاب یا زمین حاصل کی ہو۔ اس کے مقابل پر ان کے اپنے علماء نے انگریزوں کی بڑی تعریف کی ہے۔ ندوۃ العلماء کے اداروں کو زمین ان کو انگریزوں نے بطور تحفہ دی تھی۔ مولوی محمد حسین بٹالوی نے انگریزوں کی چاپلوسی کر کے مربعے حاصل کئے تھے۔ باقی ان لوگوں میں وحدت ہے کہاں سب فرقے تو ایک دوسرے پر کفر کے فتوے لگا کر اسلام سے باہر چلے گئے ہیں۔ بہرحال ان کے اپنے علماء انگریزوں کے حق میں کیا کچھ لکھتے رہے۔ بار بار ان کے سامنے پیش کیا جاتا رہا ہے۔ مگر انہوں نے کبھی اس کا جواب الجواب شائع نہیں کیا۔ ایک مرتبہ پھر ہم اختصاراً پیش کر رہے ہیں ؎

شاید کسی کے دل میں اتر جائے میری بات

۱۔ جماعت احمدیہ کے اشد ترین مخالف مولوی محمد حسین بٹالوی لکھتے ہیں:-

"سلطان روم ایک اسلامی بادشاہ ہے لیکن امن عام اور حسن انتظام کے اعتبار سے (مذہب سے قطع نظر) برٹش گورنمنٹ بھی ہم مسلمانوں کے لئے کچھ کم فخر کا موجب نہیں ہے۔ اور خاص کر گروہ اہلحدیث کے لئے تو یہ سلطنت بلحاظ امن و آزادی اس وقت کی تمام اسلامی سلطنتوں (روم ایران خراسان) سے بڑھ کر فخر کا محل ہے۔" (اشاعۃ السنہ نمبر ۱۰ جلد ۶ صفحہ ۲۹۲)

"اس سلطنت کی رعایا ہونے کو اسلامی سلطنتوں کی رعایا ہونے سے بہتر جانتے ہیں۔" (ایضاً صفحہ ۲۹۳)

۲۔ شیعانِ ہند کے مجتہد علامہ سید علی الحائری فرماتے ہیں:-

"ہم کو ایسی سلطنت کے زیر سایہ ہونے کا فخر حاصل ہے جس کی حکومت میں انصاف پسندی اور مذہبی آزادی قانون قرار پا چکی ہے۔ جس کی نظیر اور مثال دنیا کی کسی سلطنت میں نہیں مل سکتی۔ ...... خاص کر ہمارا فرقہ جو تمام اسلامی سلطنتوں میں تیرہ سو برس کے ناقابل برداشت مظالم کے بعد آج اس انصاف پسند عادل سلطنت کے زیر حکومت اپنے تمام مذہبی فرائض اور مراسم تولا و تبرا کو بہ پابندی قانون اچھی طرح ادا کر سکتے ہیں۔ اس لئے ہم کہتا ہوں کہ ہر شیعہ کو اس احسان کے عوض میں صدق دل سے برٹش حکومت کا رہین احسان اور شکر گزار ہونا چاہیئے۔" (موعظہ تحریف قرآن اپریل ۱۹۲۳ء صفحہ ۶۵-۶۷)

۳۔ نواب صدیق حسن صاحب بھوپالوی رقمطراز ہیں:-

"حنفیہ معتزلہ نے یہ ملک بالکل بھرا ہوا ہے ان کے عالموں اور مجتہدوں کا تو یہی فتویٰ ہے کہ یہ ملک دارالاسلام ہے۔ اور جب یہ ملک دارالاسلام ہوا تو پھر یہاں جہاد کرنا کیا معنی"

(بقیہ ملاحظہ فرمائیں صفحہ ۶ پر)

سلمان رشدی کے متعلق سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کا ایک اہم انٹرویو

اسلام تشدد کو ہرگز پسند نہیں کرتا

جماعت احمدیہ سلمان رشدی کیلئے موت کی سزا کو تسلیم نہیں کرتی۔

اس کتاب کی تحریر و اشاعت ایک خطرناک غلطی ہے

فن لینڈ FINLAND کے مشہور اخبار روزنامہ Turun Sanomat نے اپنی یکم اپریل ۱۹۸۹ء کی اشاعت میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا ایک انٹرویو شائع کیا ہے۔ جس کا ترجمہ درج ذیل کیا جاتا ہے۔ اس اخبار کی اشاعت دو لاکھ کے لگ بھگ ہے۔

لندن (نمائندہ ٹرون سینوماٹ)

سلمان رشدی کی کتاب مغرب کی طرف سے اسلام پر حملہ ہے۔ اس کتاب کی تحریر و اشاعت ایک خطرناک غلطی ہے اور اس کا واحد حل کامن سنس (common sense) ہے۔ بہتر ہوگا کہ کتاب کے مزید ایڈیشن اور تراجم فی الفور روک دئے جائیں۔

ان خیالات کا اظہار جماعت احمدیہ کے امام مرزا طاہر احمد نے یہاں لندن میں کیا۔ انگلستان میں جماعت احمدیہ مسلمانوں کی سب سے پرانی تنظیم ہے جماعت احمدیہ کو دنیائے اسلام میں ایک خاص مقام اور مرتبہ حاصل ہے آج اسلامی دنیا میں صرف یہی جماعت ہے جو دنیا بھر میں تبلیغ کے کام کو جاری رکھے ہوئے ہے۔ اور دنیا بھر میں اس کی تعداد روز بروز اضافہ ہو رہا ہے۔ گو اس جماعت پر دیگر مسلمانوں کی طرف سے مظالم کا سلسلہ بھی جاری ہے۔

مرزا طاہر احمد نے فرمایا کہ اس کتاب کے متعلق میرا رویہ دیگر مسلمانوں سے کلیۃً مختلف ہے میں مذہب کے نام پر خون بہانے کا قائل نہیں ہوں اور نہ ہی مذہب کو بالجبر منوانے کو جائز سمجھتا ہوں۔ ہمارا عقیدہ ہے کہ اسلام تشدد کو ہرگز برداشت نہیں کرتا۔ قرآن مجید اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ کسی بھی مذہب کی تبلیغ یا تحفظ کے لئے جبر یا تشدد جائز نہیں سوائے اس کے کہ دشمن تلوار سے حملہ آور ہو اس صورت میں دفاع میں تلوار اٹھانے کی اجازت ہے۔ اسلامی تعلیم کی رُو سے ایک مسلمان کو دفاعی طور پر وہی ہتھیار استعمال کرنے کی اجازت ہے۔ جسے دشمن نے حملہ کے طور پر استعمال کیا ہو۔ اس لئے اگر حملہ زبان سے ہو تو اس کا جواب بھی زبان سے ہی ہونا چاہیئے۔ اگر حملہ میں قلم کو استعمال کیا گیا ہو تو ایک مسلمان کے لئے جائز ہوگا کہ وہ قلم کے ذریعہ ہی وہ اس کا جواب دے۔

اگر اسلام پر حملہ تلوار سے ہو تو مسلمانوں کو اختیار ہے کہ وہ دفاع میں تلوار کو استعمال کریں۔ یہ سنہری اصول ہے جو قرآن مجید نے وضاحت سے بیان کیا ہے۔

جماعت احمدیہ کے امام نے فن لینڈ کے اس فیصلہ کو انتہائی غیر دانشمندانہ اور افسوسناک قرار دیا کہ وہ سلمان رشدی کی کتاب کا ترجمہ شائع کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ عام طور پر آزادی تحریر و تقریر کی وجہ سے اس کتاب کی اشاعت کو صحیح سمجھا جاتا ہے۔ آزادی تحریر و تقریر بہت اچھا اصول ہے۔ مگر اس کی آڑ میں دوسروں کی تضحیک اور تحقیر کرنا بالکل مختلف بات ہے۔

مغربی دنیا عام طور پر تہذیب یافتہ ہونے کا ڈھنڈورا پیٹتی ہے اور آزادی کی علمبردار ہے مگر آزادی کا ہرگز یہ مطلب نہیں ہو سکتا کہ کسی شخص کو یہ اختیار دیا جائے کہ وہ دوسروں کی بے عزتی کرنے میں بھی آزاد ہے۔ آزادی تحریر و تقریر لامحدود نہیں انسانی زندگی میں کئی ایسے شعبے ہیں جہاں آزادی کو محدود کرنا ضروری ہے۔ سوسائٹی میں کئی ایسے جزائر ہیں جہاں آزادی کا کوئی دخل نہیں۔ مثال کے طور پر ایک ایسا شخص جو ملک کی پارلیمنٹ میں گندی زبان استعمال کرے اور کسی رکن کو مغلظات سنائے اُسے یا تو اپنے الفاظ واپس لینے پر مجبور کیا جاتا ہے یا پھر پارلیمنٹ سے اٹھا کر باہر پھینک دیا جاتا ہے۔ اب بتائیں وہاں پر اس کی آزادی تقریر کہاں گئی؟

پھر فحاشی کے خلاف قانون ہیں۔ عدالتوں میں روزانہ ہتک عزت کے دعاوی کئے جاتے ہیں وہاں پر آزادی اظہار کی دلیل کیوں نہیں دی جاتی۔ مغربی دنیا کو تو ان باتوں کا بخوبی علم ہونا چاہیئے۔ کیونکہ آج کی دنیا میں مغرب نے انسانی حقوق کو رائج کرنے کا بیڑا اٹھایا ہوا ہے۔

پھر یہ کیا بات ہے کہ ایک ایسی کتاب کی طرفداری کی جا رہی ہے جس میں کروڑوں مسلمانوں کے قابل صد احترام پیشوا اور کئی ایک دیگر بزرگ ہستیوں کے خلاف انتہائی گندی اور دلآزار زبان استعمال کی گئی ہے۔ اور جس میں قلم کی ایک جنبش سے کروڑوں افراد کے احساسات کو مجروح کیا گیا ہے

اس کتاب کا لکھا جانا انسانیت کے خلاف ایک گھناؤنا جرم ہے۔ یہ کتاب احترام آدمیت کی نفی کرتی ہے اور انسانی تہذیب اور اقدار کے خلاف ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مغربی دنیا مسلمانوں کی بے عزتی کرنے پر تلی بیٹھی ہے اور برملا اس بات کا اعلان کر رہی ہے کہ دیکھو ہم طاقتور ہیں جو چاہیں کریں اگر تمہیں کو وہ پاگل کہتے ہیں تو یہ اس سے بھی زیادہ پاگل پن ہے کہ لوگوں کے جذبات کو بلاوجہ ٹھیس پہنچائی جائے اور ان کے احساسات کو پاؤں تلے روند دیا جائے۔

مرزا طاہر احمد کا خیال ہے کہ رشدی کی کتاب نے مشرق اور مغرب کے درمیان تعلقات کو ناقابل تلافی نقصان پہنچایا ہے اور باہمی مفاہمت اور دونوں کو ایک دوسرے کے قریب لانے کی تمام کوششوں پر پانی پھیر دیا ہے۔

امام جماعت احمدیہ نے یہ بھی فرمایا کہ ان کے نزدیک شیطانک ورسز صرف اسلام پر ہی نہیں بلکہ ایک لحاظ سے عیسائیت پر بھی حملہ ہے۔ اور اس کا مقصد دونوں کے درمیان خلیج کو وسیع

کرتا ہے۔

انہوں نے کہا کہ رشدی نے اسلام پر حملہ کرنے کے لئے افسانہ کا سہارا لیا ہے اگر اس نے کتب کے حوالے دے کر براہ راست اسلام پر حملہ کیا ہوتا تو آسانی سے اس کا جواب دیا جا سکتا تھا۔ مگر ایک بات کو اگر افسانہ کے طور پر پیش کیا جائے تو اس کا کیا جواب دیا جا سکتا ہے۔

آپ نے عیسائی دنیا پر اعتراض کرتے ہوئے کہا کہ جب بھی جرمنی میں کوئی بم پھٹتا ہے تو سارا مغرب دہائی دینے لگتا ہے کہ مسلمان بنیاد پرستوں نے اسلامی بم استعمال کیا ہے اس کے برعکس شمالی آئرلینڈ میں روزانہ ایسے ہی واقعات ظہور پذیر ہو رہے ہیں مگر کسی نے ان کو عیسائی بموں سے موسوم نہیں کیا

انہوں نے فرمایا کہ یہ ایک حقیقت ہے کہ رشدی کی کتاب نے دنیا بھر میں مسلمانوں اور عیسائیوں کے تعلقات کو کشیدہ کر دیا ہے مگر مغربی دنیا بجائے رشدی کی کتاب کی مذمت کرنے کے خمینی کے خلاف آواز بلند کر رہی ہے حالانکہ خمینی کی طرف سے جاری شدہ موت کے فتویٰ کو ان کی ذاتی رائے شمار کیا جا سکتا ہے جس کے ساتھ دیگر مسلمانوں کا اتفاق ضروری نہیں۔ اس سارے مسئلہ کا حل صرف یہ ہے کہ اس معاملہ کی نزاکت کو سمجھتے ہوئے اس کو نہایت حکمت کے ساتھ سلجھایا جائے جاپان اور روس نے اس کتاب کو اپنے ممالک میں شائع کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ کیونکہ وہ مسلمان ممالک سے اپنے تعلقات کو خراب کرنا نہیں چاہتے۔ آپ نے فرمایا کہ سعودی عرب جو اسلام کا محافظ ہونے کا دعویدار ہے اس معاملہ میں خاموش ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ اس نے غیر دانشمندانہ طور پر اپنا تمام ملکی سرمایہ امریکہ میں لگایا ہوا ہے اس لئے سعودی عرب حکومت امریکہ کے خلاف کوئی قدم اٹھانے سے گریز کرتی ہے۔

رشید احمد چوہدری پریس سیکرٹری جماعت احمدیہ

قادیان میں عید ملن پارٹی کی خصوصی تقریب

قادیان ۱۶؍۸۹ آج یہاں آپسی بھائی چارہ مزید بڑھانے اور اپنی خوشی میں دوسرے بھائیوں کو بھی شریک کرنے کی غرض سے مدرسہ احمدیہ کے ہال میں ایک وسیع عید ملن پارٹی کا خصوصی اہتمام کیا گیا جس میں علاقہ و شہر کے معززین، لیڈران، مقامی تھانیدار اور سی آئی ڈی کے افسران، جناب سردار بیتم سنگھ صاحب بھاٹیہ جناب منوہر لال سربلا پرنسپل خالصہ اسکول قادیان کے علاوہ متعدد گاؤں کے سرپنچ صاحبان شامل ہوئے مہمان خصوصی کے طور پر شری ایس ایس پوری صاحب ایس ڈی ایم بٹالہ تشریف لائے۔ الحمدللہ صد سالہ جشن تشکر کے سلسلہ میں منعقدہ یہ عید ملن پارٹی انتہائی کامیاب رہی اگرچہ کہ مخالفین نے اس میں رکاوٹ ڈالنے کی کوشش بھی کی اور پارٹی کینسل ہونے کی افواہ بھی پھیلائی بفضلہ تعالیٰ ڈیڑھ سو کے قریب افراد اپنی کاروں سکوٹروں کے ذریعہ تشریف لائے۔

عید ملن پارٹی کی یہ مسرت تقریب ٹھیک وقت پر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان کی زیر صدارت منعقد ہوئی۔ سیاسی لیڈر طبقہ نے امن کے موضوع پر تقاریر کیں تمام بھائیوں نے بڑے جوش و خروش سے عید کی مبارکبادی اور قابل دید پر امن خوشگوار ماحول بنا رہا اس موقعہ پر پریس کے نمائندہ بھی موجود تھے جن احباب کی ڈیوٹیاں لگائی گئی تھیں انہوں نے پوری ذمہ داری کے ساتھ تعاون کیا فجزاہم اللہ خیراً

اللہ تعالیٰ اس کے بہتر اور دور رس نتائج پیدا فرمائے آمین۔

اندوہناک سانحۂ ارتحال

قادیان ۱۸ وفا (جولائی) محترمہ شمیم فاطمہ صاحبہ اہلیہ مکرم مولوی محمد یوسف صاحب فاضل مدرس مدرسہ احمدیہ اور درویش قادیان اچانک وفات پاگئیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ بہت سی خوبیوں اور نیک فضائل کی مالکہ تھیں۔ صوم و صلوٰۃ کی پابند، بہت دعائیں کرنے والی خوش اخلاق خاتون تھیں۔ رشتہ داروں سے مثالی حسن سلوک ہمسایوں کے دکھ سکھ میں شریک ہونا پریشان حال لوگوں کی دلجوئی کرنے اور سب سے حسن سلوک سے پیش آنا آپ کے خاص فضائل تھے۔ ماحول کو ہر صورت پر امن رکھنے کا مرحومہ میں اللہ تعالیٰ نے خاص ملکہ رکھا تھا۔

مرحومہ مکرم قاضی محمد ظہیر الدین صاحب عباسی مرحوم سابق صدر جماعت احمدیہ علی پور کھیڑہ کی منجھلی صاحبزادی تھیں۔ مکرم بدر الدین صاحب مہتاب مینیجر احمدیہ پریس اور محترم جمیل احمد صاحب ناصر ایڈوکیٹ ناظر تعلیم و جائیداد قادیان کی آپ والدہ ماجدہ تھیں۔ مرحومہ کی تین بیٹیاں محترمہ مریم سلطانہ اہلیہ مکرم ڈاکٹر شبیر احمد صاحب محترمہ عائشہ صدیقہ اہلیہ مکرم نصیر احمد صاحب حافظ آبادی محترمہ راشدہ پروین اہلیہ مکرم محمد عارف صاحب لکھنؤ ہیں۔ مکرم محمد اسلم صاحب ریٹائرڈ ڈسٹرکٹ انفیسر مین پوری اور مکرم مولوی عبد الحق صاحب فضل ایڈیٹر بدر کی مرحومہ نسبتی بہن تھیں۔

مرحومہ ۱۷ جولائی رات بارہ بجے تک چلتی پھرتی گھر میں کام کاج کرتی رہیں۔ دو روز سے معمولی بخار تھا۔ رات کو سوتے میں ہی کسی وقت آپ کی روح جسم عنصری سے پرواز کر کے مالک حقیقی کے دربار عالی میں پہنچ گئی۔

بلانے والا ہے سب سے پیارا
اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

صبح دس بجے تمام رشتہ دار گھر پر جمع ہو گئے۔ تعزیت کرنے والے معززین کا دن بھر تانتا بندھا رہا۔ مرحومہ موصیہ تھیں پہلے سے اعلان کر دیا گیا تھا کہ نماز جنازہ بعد نماز ظہر ادا کی جائے گی۔ اس کے مطابق جنازہ گاہ میں محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم اے قائمقام امیر جماعت احمدیہ قادیان کی اقتداء میں نماز جنازہ ادا کی گئی۔ مرحومہ کی عمر تقریباً ۶۵ سال تھی۔ کثیر تعداد میں احباب کرام نے جنازہ اور تدفین میں شرکت فرمائی۔ بعد نماز جنازہ بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی ؎

آسماں تیری لحد پر شبنم افشانی کرے

ادارہ بدر اس اندوہناک سانحۂ ارتحال پر مکرم مولوی محمد یوسف صاحب فاضل اور جملہ متعلقین کی خدمت میں قلبی تعزیت پیش کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ تمام پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا کرے۔ اور ہر طرح سے حامی و ناصر ہو اور مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کرے آمین۔

(ادارہ)

ضروری گذارش

جیسا کہ حضور انور نے تحریک جدید کے اس سال کا افتتاح کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ دفتر تحریک جدید کی طرف سے اور احباب جماعت کی طرف سے کوشش ہونی چاہیئے کہ دفتر اول کے مجاہدین مرحومین کے ناموں کو زندہ کیا جائے اور اس تعلق میں پوری کوشش کی جائے اور چھان بین کر کے ہر مرحوم کے کھاتہ کو زندہ کیا جائے۔

اس تعلق میں بذریعہ سرکلر اور اخبار بدر کوشش جاری ہے مگر تا حال بہت سے کھاتہ جات جاری نہیں ہوئے۔ اس لئے تمام امراء و صدر صاحبان سے گذارش ہے کہ اپنی اپنی جماعتوں کا جائزہ لے کر دفتر ہذا کو مطلع کریں تاکہ یکجائی طور پر حضور انور ایدہ اللہ کی خدمت میں رپورٹ دی جا سکے۔ امید ہے کہ عہدیداران جماعت مبلغین و معلمین کرام اور احباب جماعت خصوصی توجہ فرمائیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہر آن آپ کا معین و مددگار رہے۔

وکیل المال تحریک جدید قادیان

فلک نما احمدیہ کالونی حیدرآباد میں جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ قادیان کی مخاطبت

رپورٹ مرتبہ: مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس مبلغ سلسلہ

حیدرآباد میں افراد جماعت شہر کے مختلف محلوں میں دور دور تک پھیلے ہوئے ہیں چنانچہ فلک نما حلقہ میں سب سے زیادہ افراد جماعت پائے جاتے ہیں کیونکہ دار الاحمدیہ کالونی آباد ہو چکی ہے اس حلقہ میں ایک احمدیہ مسجد بھی ہے اس علاقہ کو یہ خصوصیت بھی حاصل ہے کہ اس میں ایک پہاڑی پر بہت ہی بہترین محل جو فلک نما پیلس سے بنا ہوا ہے جو پورے حیدرآباد شہر میں سب سے زیادہ اونچائی پر واقع ہے اور اس محل کو تعمیر کرنے والے نواب خیال الدولہ نے براہین احمدیہ کی اشاعت کے سلسلہ میں ایک سو روپیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ارسال کیا تھا اس حلقہ میں مجلس خدام الاحمدیہ کے زیر اہتمام ایک عظیم الشان جلسہ سیرت النبی منعقد کیا گیا مقامی خدام نے بہت ہی محنت جوش اور جذبہ سے اس جلسہ کی تیاریاں کیں اور ٹینٹ وغیرہ لگا کر اسٹیج تیار کیا۔ نیز کرسیوں کا انتظام کیا یہ جلسہ ٹھیک شام کے ساڑھے سات بجے محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کی زیر صدارت شروع ہوا تلاوت قرآن مجید مکرم عبد الغالب صاحب تلاپوری نے کی نظم مکرم ظہیر احمد صاحب نے خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی اس جلسہ کی پہلی تقریر مکرم سید ابرار احمد صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ حیدرآباد نے بعنوان حضور صلی اللہ علیہ وسلم رحمۃ للعالمین کی اور تاریخی واقعات سے اپنی تقریر کو مزین کیا اور بتایا کہ کس طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم میں رحمت، عفو اور درگزر کی صفت بدرجہ اتم پائی جاتی ہے کہ دنیا کے کسی نبی میں وہ شان نہیں پائی جاتی آپ کی تقریر کے بعد خاکسار حمید الدین شمس مبلغ انچارج نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم انسان کامل کے زیر عنوان کی اور بتایا کہ کس طرح سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم انسان کامل تھے نیز آپ کے خلق عظیم پر روشنی ڈالی اور

بتایا کہ آج بھی حضور صلعم کے انسان کامل ہونے کی قوت قدسیہ سے حضرت امام مہدی علیہ السلام کا ظہور ہوا۔ ازاں بعد محترم مولانا محمد انعام صاحب غوری صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ نے مبسوط تقریر فرمائی اور حضور صلعم کی عبادت اور تعلق باللہ پر روشنی ڈالی اور بتایا کہ اُنہیں عبادات کو جب تک زندہ نہیں کیا جاتا جو حضور صلعم قائم کرنے کیلئے آئے تھے اُس وقت تک تعلق باللہ قائم نہیں ہوسکتا بلکہ حضور صلعم نے فرمایا کہ میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے آپ کی تقریر کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے بصیرت افروز خطاب فرمایا اور بتایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اس قدر عشق تھا کہ اس کا لفظوں میں احاطہ نہیں کیا جا سکتا آپ کو کسقدر قرآن مجید سے محبت تھی اور کیوں نہ ہوتی یہ مقدس کتاب ہدایت کا منبع حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی آپ فرماتے ہیں ؎

دل میں یہی ہے ہردم تیرا صحیفہ چوموں
قرآں کے گرد گھوموں کعبہ مرا یہی ہے

آپ نے افراد جماعت احمدیہ کو نصیحت فرمائی کہ جب تک یہ عشق قرآن آپ کے سینوں میں نہیں پایا جاتا اس وقت تک آپ کس طرح اسلامی تعلیمات کو دنیا کے ہر خطہ میں پہنچا سکیں گے صحابہ کرام کے دلوں میں عشق محمدی اس رنگ میں رچ گیا تھا کہ پھر وہ عرب کے ہر مقام پر پہنچ کر اسلامی جھنڈے گاڑ گئے آپ کا ایمان افروز فکر و دلوں کو گرما دینے والا خطاب ایک گھنٹہ تک جاری رہا اور جس قدر کرسیوں کا انتظام کیا گیا تھا وہ سب بھری ہوئی تھیں بلکہ بہت سے سامعین کھڑے تھے کیونکہ لاؤڈ اسپیکر کا بہترین انتظام مکرم

عبد الرفیع صاحب نے اپنی نگرانی میں کیا تھا لہذا دور دور تک غیر از جماعت افراد اپنے گھروں میں اس جلسہ کی کارروائی کو سماعت فرما رہے تھے بلکہ جلسے کے بعد ہمارے خدام کو بعض غیر از جماعت افراد یہ کہتے ہوئے بھی سنے گئے کہ ان لوگوں کے عقائد تو اسلامی ہیں۔ بہر صورت رات دس بجے جلسہ اختتام کو پہنچا۔ اختتامی دعا ہوئی اور دوران جلسہ خدام نے بسلسلہ جشن تشکر مٹھائی کے پیکٹس بھی تقسیم کئے مستورات اپنے قریبی احمدی گھروں میں ٹھہر کر جلسہ کی کارروائی سماعت فرما رہی تھیں دوران قیام محترم صاحبزادہ صاحب نے مع محترمہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ حیدرآباد کے مختلف محلہ جات میں تشریف لے جا کر بیماروں کی عیادت کی اور خاص طور پر پرانی حویلی جلال کوچہ کے حلقہ میں مکرم محمد عبد السبحان اور خاکسار کے ہمراہ غریب احمدی گھرانوں میں تشریف لے گئے اور ہر گھر میں پہنچ کر افراد جماعت کے حالات دریافت فرمائے۔

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بابرکت افراد کو ... بغیر اطلاع دئے ہوئے اپنے گھر میں پا کر ... خوشی ... اور ... کی آنکھوں میں ... آنسوؤں کو دیکھا گیا۔ حضرت میاں صاحب کا دورہ حیدرآباد نہایت مصروف گزرا بلکہ بعض دفعہ رات کے ایک ایک، دو دو بجے تک افراد جماعت سے ملاقاتیں کیں دو خطبات جمعہ احمدیہ جوبلی ہال میں دئے آپ کے خطبات کے وقت جوبلی ہال کی تینوں منزلیں بھر جاتیں اور باوجود جوبلی ہال کی ... بعض احباب کو ... ہونے کے اپنی تنگی دامنی کا شکوہ کر رہی تھی۔ مورخہ ۱۸ جولائی کو محترم

صاحبزادہ صاحب و محترمہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ بذریعہ طیارہ حیدرآباد سے دہلی کے لئے روانہ ہوئے۔
اللہ تعالیٰ آپ کے اس دورہ کے دوررس نتائج پیدا کرے آمین

بقیہ صفحہ ۱۰

مکرم داؤد احمد صاحب	قادیان	۶۲
〃 حافظ علی صاحب احسان	〃	۵۴
〃 ناصر وحید صاحب	〃	۵۴
〃 لقمان احمد صاحب	〃	۵۷
〃 منظور احمد صاحب اکبر	〃	۵۱
〃 داؤد احمد صاحب گجراتی	〃	۵۳
〃 سید صلاح الدین صاحب	〃	۴۹
〃 رشید الدین صاحب فی شالی	〃	۵۹
〃 حبیب احمد صاحب طارق	〃	۶۵
〃 رفیع احمد صاحب نسیم	〃	۶۹
〃 سلطان احمد صاحب گجراتی	〃	۳۸
〃 ایم محمد زکریا صاحب	کالیکٹ	۵۱
〃 سی جی کمال الدین صاحب	〃	۵۰
〃 کے ایم جلال الدین صاحب	〃	۴۴
〃 آدم ملک بی ایم صاحب	〃	۴۳
〃 وسیم کے صاحب	〃	۴۴
〃 الیس اکبر صاحب	〃	۳۳
〃 الیس محمد سلیم صاحب	〃	۳۳
〃 پی کے محمد صاحب	〃	۳۴
〃 یوسف خان صاحب	کرولائی	۴۰
〃 الیس بشارت احمد صاحب	چنتہ کنٹہ	۴۸
〃 عبد الرحید صاحب	〃	۶۶
〃 ظہیر احمد صاحب	〃	۶۴
〃 حبیب اللہ شریف صاحب	〃	۵۰

(باقی آئندہ)

ولادت

اللہ تعالیٰ نے ... خاکسار کی بیٹی عزیزہ ... کو ... بیٹا عطا فرمایا ... عزیزہ ... مقصود الحق صاحب ... ۱۹۸۹ء بروز ... جس کا نام حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ولادت سے قبل ہی رضاء الحق تجویز فرما دیا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے والدین کو یہ توفیق اور سعادت دی ہے کہ انہوں نے اس پہلے بچہ کو حضور انور کی تحریک وقف نو میں پیش کر دیا ہے اللہ تعالیٰ قبول فرمائے آمین۔ نومولود مکرم و محترم مولانا ابو المنیر نور الحق صاحب کا پوتا ہے احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے۔

(عطاء المجیب راشد۔ امام مسجد فضل لندن)

بقیہ صفحہ ۔۔

بلکہ عزم جہاد ایسی جگہ ایک گناہ ہے بڑے گناہوں سے۔ اور جن لوگوں کے نزدیک یہ دار الحرب ہے۔ جیسے بعض علمائے دہلی وغیرہ ان کے نزدیک بھی اس ملک میں رہ کر اور یہاں کے حکام کی رعایا اور امن و امان میں داخل ہو کر کسی سے جہاد کرنا کسی طرح روا نہیں۔"

(ترجمان وھابیہ صفحہ ۱۵)

۶۔ اہل حدیث کے شیخ الکل مولوی نذیر حسین دہلوی۔ انگریزوں سے جہاد ممنوع قرار دیتے تھے۔" (فتاوٰی نذیریہ جلد ۳ صفحہ ۲۸۲)

۷۔ تیرھویں صدی کے مجدد حضرت سید احمد صاحب بریلوی فرماتے ہیں :۔

"ہمارا اصل کام اشاعت توحید الٰہی اور احیاء سنن سید المرسلین ہے جو ہم بلا روک ٹوک اس ملک میں کرتے ہیں۔ پھر ہم سرکار انگریزی پر کس سبب سے جہاد کریں۔" (سوانح احمدی صفحہ ۱۷۱)

۷/۸۔ مولوی عبد الحی صاحب حنفی اور مولوی احمد رضا خاں صاحب بریلوی حنفی ہندوستان کو اس زمانہ میں دار الاسلام قرار دیتے تھے۔" (مجموعہ فتاوٰی مولوی عبد الحی لکھنوی جلد ۲ صفحہ ۲۳۵)

۸/۹۔ اسی طرح مولانا شبلی نعمانی اور خواجہ حسن نظامی بھی انگریزوں سے جہاد کو ناجائز قرار دیتے تھے۔

(مقالات شبلی نعمانی و شیخ سنوسی)

۱۰۔ مولانا ابو الاعلیٰ مودودی لکھتے ہیں :۔

"انگریزی حکومت قائم ہو چکی اور مسلمانوں نے اپنے پرسنل لاء پر عمل کرنے کی آزادی کے ساتھ یہاں رہنا قبول کر لیا تو اب یہ ملک دار الحرب نہیں۔" (سود حصہ اول حاشیہ صفحہ ۷۸)

۱۱۔ مفتیان مکہ نے بھی ہندوستان کے دار الاسلام ہونے کا فتویٰ دیا ہے۔ (کتاب سید عطاء اللہ شاہ بخاری صفحہ ۱۳۱)

۱۲۔ بانی دیوبند مولانا قاسم نانوتوی کا بیان کہ :۔

"خضر کو تو میں انگریزوں کی صف میں پا رہا ہوں۔" (زلزلہ صفحہ ۹۹)

مولانا موصوف انگریز فوج کے ایک سائیس کو ملے کہ وہ خضر تھے۔

(ایضاً)

۱۳۔ نامور صحافی مولانا ظفر علی خاں ایڈیٹر زمیندار تحریر فرماتے ہیں :۔

"زمیندار اور اس کے ناظرین گورنمنٹ برطانیہ کو سایہ خدا سمجھتے ہیں اور اس کی عنایت شاہانہ و انصاف خسروانہ کو اپنی دلی ارادت و قلبی عقیدت کا کفیل سمجھتے ہوئے اپنے بادشاہ عالم پناہ کی پیشانی کے ایک قطرے کی بجائے اپنے جسم کا خون بہانے کے لئے تیار ہیں۔ اور یہی حالت ہندوستان کے تمام مسلمانوں کی ہے۔" (زمیندار ۹ نومبر ۱۹۱۱ء)

۱۴۔ ادارہ ندوۃ العلماء کی زمین بطور تحفہ انگریزی حکومت نے ندوۃ العلماء کو مفت دی تھی۔ اس کا سنگ بنیاد بھی ایک انگریز گورنر نے رکھا تھا۔ اور بطور شکریہ لکھا کہ :۔

"ندوہ اگرچہ پالٹکس سے بالکل الگ ہے۔ لیکن چونکہ اس کا اصل مقصد روشن خیال علماء کا پیدا کرنا ہے اور اس قسم کے علماء کا ایک ضروری فرض یہ بھی ہوگا۔ کہ گورنمنٹ کی برکات حکومت سے واقف ہوں اور ملک میں گورنمنٹ کی وفاداری کے خیالات پھیلائیں۔ (الندوہ جلد ۵ جولائی ۱۹۰۸ء)

انگریزوں کے لئے ان غیر احمدی علماء اور اداروں نے جو کچھ کیا ہے اس سے بہت کم حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ السلام نے لکھا ہے۔ پھر اعتراض کیسا ہے

کانچ کا جسم لئے شہر میں پھرنے والے
سخت حالات میں پتھر نہیں دیکھا تو نے

تیسری بات "پیام سنت" کی یہ قابل غور ہے کہ اس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بہت سی بیماریاں بتا کر حضور انور کو دیوانہ اور مجنون ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ اس کا بھی یہی جواب ہے کہ ان تمام اعتراضات کے بارہا جوابات دیئے گئے ہیں۔ مگر آپ کبھی جواب الجواب شائع نہیں کرتے۔ چنانچہ آج سے تقریباً تیس سال قبل جب خاکسار صوبہ بہار میں مبلغ تھا مولانا نور محمد خاں ٹانڈوی کی تصنیف "امراض مرزا" کا مدلل جواب اظہار الحق کے عنوان سے دیا تھا مگر آج تک اس کا جواب الجواب شائع کرنے کی کسی کو جرأت نہیں ہوئی کیا یہ جرأت پیام سنت کی انتظامیہ دکھانے کو تیار ہے ؟ ؎

اتنی نہ دشوار اپنے عیب کی پنہائی ہے
جس قدر کرنا ملامت اوروں پر آسان ہے

جہاں تک سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مجنون قرار دینے کا سوال ہے۔ اس میں درحقیقت غیر شعوری طور پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سچائی کا اقرار کر لیا گیا ہے۔ کیونکہ قرآن کریم سے ثابت ہے کہ ہر نبی اور رسول کو مخالفین "مجنون" ہی قرار دیتے چلے آئے ہیں۔ یہاں تک کہ ہمارے آقا حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی بد باطن لوگوں نے مجنون ہی قرار دیا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَقَالُوا يَا أَيُّهَا الَّذِي نُزِّلَ عَلَيْهِ الذِّكْرُ إِنَّكَ لَمَجْنُونٌ۔

(حجر ع ۱)

یعنی اور انہوں نے بڑے زور سے کہا کہ اے وہ شخص جس پر یہ ذکر اتارا گیا ہے تو یقیناً مجنون ہے۔

آخر میں مکرم مدیر صاحب پیام سنت سے ہماری درخواست ہے کہ وہ سوچیں کہ جب ہر نبی اور رسول کو بد باطن لوگ مجنون قرار دیتے چلے آ رہے ہیں تو ضرور تھا کہ خدا تعالیٰ کے مقدس مسیح و مہدی کو بھی بد باطن لوگ یہی خطاب دیتے اور یہ بھی سوچیں کہ کیا کوئی ایسا مجنون آپ کو دکھائی دیتا ہے۔ جس کی مخالفت بڑے بڑے جغادری علماء کریں اس کے باوجود اس مجنون پر ایمان لانے والے بڑے بڑے سائنسدان بڑے بڑے علماء دین اور بڑے بڑے عقلمند لوگ ہوں۔ جو اپنی جانیں نچھاور کر رہے ہوں جیسا کہ آج حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مشن پر قربانیاں دی جا رہی ہیں۔ ہرگز نہیں !

؏ دیکھئے جو کوئی دیدۂ عبرت نگاہ ہو

پس ہماری درخواست ہے کہ آپ لوگ ٹھنڈے دل کے ساتھ سنجیدگی سے احمدیت کا مطالعہ کریں انشاء اللہ تعالیٰ تھوڑے ہی عرصہ میں محسوس کر لیں گے کہ آپ پھولوں کی بجائے کانٹوں سے الجھ رہے ہیں ؎

فریب عشق جو خاروں سے کھا رہا ہوں میں
چمن میں پھولوں سے دامن بچا رہا ہوں میں

عبد الحق فضل

تقریب آمین

مکرم سید قیام الدین صاحب مبلغ سلسلہ امروہہ (یو پی) تحریر کرتے ہیں کہ برادرم محترم شمس عالم صاحب ایڈووکیٹ و اسپیشل پبلک پروسیکیوٹر (S.P.P.) آف بھاگلپور و سیکرٹری مال و قائد مجلس خدام الاحمدیہ بھاگلپور کی صاحبزادی عزیزہ نورین نصرت سلمہا عمر سوا پانچ سال کی تقریب آمین لجنہ اماء اللہ یو پی کے صوبائی اجلاس لکھنؤ کے موقعہ پر عمل میں آئی۔ محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ عزیزہ موصوفہ نے اس قدر کم سنی میں کلام اللہ کو پڑھ لیا ہے تلفظ بھی بہت اچھا ہے۔ عزیزہ بھاگلپور کے ایک معزز مخلص خاندان جناب سید عاشق حسین صاحب سابق صدر جماعت احمدیہ خانپور ملکی کی پوتی اور لکھنؤ کے ایک مخلص بزرگ جناب سیٹھ خیر الدین صاحب مرحوم کی نواسی ہے۔ اور صوبائی صدر جناب سیٹھ داؤد احمد صاحب سیٹھ کی بھانجی ہے۔ بچی کے روشن مستقبل کے لئے خصوصی درخواست دعا ہے۔ اور یہ کہ اللہ تعالیٰ بچی کے ذہن کو قرآنی علوم کے لئے کھول دے، اور بے شمار روحانی جسمانی ترقیات سے نوازے اور سرپرستوں و بزرگوں کو ..... [illegible] (ادارہ)

پانچویں قسط

از مکرم ابو عثمان طاہر صاحب

مباہلہ کی حقیقت

قرآن و سنت کی روشنی میں

اب یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا ایک مسلمان دوسرے مسلمان کو دعوت مباہلہ دے سکتا ہے؟ اس کا اصولی جواب یہ ہے کہ جماعت احمدیہ اپنے روحانی پیشوا حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی پیروی میں من حیث الجماعت کبھی بھی کلمہ گو یا کسی بھی شخص کو جو اپنے تئیں مسلمان ظاہر کرتا ہے کو قرآن کریم اور احادیث کی روشنی میں اپنی زبان سے کافر اور کاذب نہیں کہتی ....

اور چونکہ قرآن کریم کی آیت مباہلہ کے الفاظ "لعنت اللہ علی الکاذبین" سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ مباہلہ مکفرین یا مکذبین سے کیا جا سکتا ہے اس لئے آپ نے مسلمانوں سے مباہلہ کرنے سے حتی المقدور پہلو تہی فرمائی ہے۔ جیسا کہ آپ فرماتے ہیں۔

(۱) "جیسا کہ آج کل یہ کوشش ہو رہی ہے کہ مسلمانوں کو جہاں تک ممکن ہے کم کر دیا جائے اور بد سرشت مولوی کے حکم و فتوے سے دین اسلام سے خارج کر دیئے جائیں اور اگر ہزار وجہ اسلام کی پائی جائے تو اس سے چشم پوشی کر کے ایک بیہودہ اور بے اصل وجہ کفر کی نکال کر ان کو ایسا کافر ٹھہرا دیا جائے کہ گویا وہ ہندوؤں اور عیسائیوں سے بدتر ہیں اور نہ صرف شرع کی بد استعمالی سے یہ جد و جہد شروع ہے بلکہ ایسے مادہ کے لوگوں کو الہام بھی ہو رہے ہیں کہ فلاں مسلم کافر ہے اور فلاں مسلم جہنمی ہے اور فلاں ایسا کفر میں غرق ہے کہ ہرگز ہدایت پذیر نہیں ہوگا اور درندگی کے جوشوں کی وجہ سے لعنتوں پر بڑا زور دیا جاتا ہے اور لعنت بازی کیلئے باہم مسلمانوں کے مباہلہ کے فتوے دیئے جاتے ہیں۔ اور یہ سب ملاں یا یوں کہو کہ ایک دوسرے کو کھانے والے کیڑے اس بات کی تہہ تک نہیں پہنچ سکتے کہ مسلمانوں کی تمام مذاہب میں عام طور پر اختلافات جزیہ جاری و ساری ہیں اور کسی بات میں کوئی خطا پر ہے اور کسی بات میں کوئی۔ اب کیا یہ انسانیت ہے یا ہمدردی اور ترحم میں داخل ہے کہ طریق تصفیہ ٹھہرایا جائے کہ تمام مسلمان کیا آئمہ اربعہ کے پیرو اور کیا محدثین کے پیرو اور کیا متصوفین ان ادنیٰ ادنیٰ اختلافات کی وجہ سے مباہلہ کے میدان میں آ کر ایک دوسرے پر لعنت کرنا شروع کر دیں۔ اب عقلمند سوچ سکتا ہے اگر مباہلہ اور ملاعنہ کے بعد صاعقہ قہر الٰہی فرقہ مخطیہ پر ضروری الوقوع ہے تو کیا اس کا بجز اس کے کوئی اور نتیجہ ہوگا کہ یکدفعہ خدا تعالیٰ تمام مسلمانوں کو ہلاک کر دیگا۔ اور اپنے اپنے اجتہادی خطا کی وجہ سے سب ہلاک کئے جائیں گے ——

صحابہ کے مشاجرات اور اختلافات یہ نظر ڈالو جن کے بعض اوقات سیف و سنان تک نوبت پہنچ گئی تھی۔ حضرت معاویہ بھی تو صحابی ہی تھے جنہوں نے خطا پر جم کر ہزاروں مومنوں کے خون کرائے ——

ظاہر ہے کہ صحابہ میں کس قدر اختلافات واقع تھے کوئی جساسہ والے دجال کو دجال معہود سمجھتا تھا اور کوئی قسم کھا کر کہتا تھا کہ ابن صیاد ہی دجال ہے۔ کوئی جسمانی معراج کا قائل تھا اور کوئی اس کو خواب بتاتا تھا اور کوئی بعض سور ذوالنورین کو جیسے معوذتین قرآن شریف کی جزو سمجھتا تھا اور کوئی اس سے باہر خیال کرتا تھا۔ کیا یہ سارے ہی پر تھے اور جب ایک قسم کی کسی سے غلطی ہو تو دوسری قسم کی بھی ہو سکتی ہے یہ کیا جہالت ہے کہ صحابی کو بکلی غلطی سے اور خطا سے پاک سمجھا جائے اور اس کے مجرد اپنے ہی قول کو ایسا قبول کیا جائے جیسا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا قول قبول کرنا چاہیئے۔ مسلمانو! اب خدا سے شرماؤ! اور یہ نمونہ اپنی مولویت اور تفقہ کا مت دکھلاؤ! مسلمان تو آگے ہی تھوڑے ہیں تم ان تھوڑوں کو اور نہ گھٹاؤ اور کافروں کی تعداد نہ بڑھاؤ! اور اگر ہمارے کہنے کا کچھ اثر نہیں تو اپنی ہی تحریرات مطبوعہ کو شرم سے دیکھو۔ اور فتنہ انگیز تقریروں سے باز آؤ۔"

(ازالہ اوہام صفحہ ۲۲۱، ۲۲۲)

(۲) "ناظرین پر واضح رہے کہ میاں عبدالحق (حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے ایک مخالف کا نام - ناقل) نے مباہلہ کی بھی درخواست کی تھی لیکن اب تک میں نہیں سمجھ سکتا کہ ایسے اختلافی مسائل میں جن کی وجہ سے کوئی فریق کافر یا ظالم نہیں ٹھہر سکتا کیونکر مباہلہ جائز ہے۔ قرآن کریم سے ظاہر ہے کہ مباہلہ میں دونوں فریق کا اس بات پر یقین چاہیئے کہ فریق مخالف میرا کاذب ہے یعنی عمداً سچائی سے روگردان ہے محض غلطی پر نہیں تا ایک فریق لعنت اللہ علی الکاذبین کہہ سکے۔ اب اگر میاں عبدالحق اپنے قصور فہم کی وجہ سے مجھے کاذب کرتے ہیں لیکن میں انہیں کاذب نہیں کہتا بلکہ مخطی جانتا ہوں اور مخطی مسلمان پر لعنت جائز نہیں کیا بجائے لعنت اللہ علی الکاذبین یہ کہنا جائز ہے کہ لعنت اللہ علی المخطیین کوئی مجھے بتا دے کہ اگر میں مباہلہ میں فریق مخالف حق پر لعنت کروں تو کس طور سے کروں اگر میں "لعنت اللہ علی الکاذبین" کہوں تو یہ صحیح نہیں۔ کیونکہ میں اپنے مخالفین کو کاذب تو نہیں سمجھتا بلکہ ماؤل مخطی سمجھتا ہوں جو نصوص کو ان کے ظاہر سے پھیر کر بلا قیام قرینہ باطن کی طرف لے جاتے ہیں اور کذب اس شئے کا نام ہے جو عمداً اپنے بیان میں اس یقین کی مخالفت کی جائے جو دل میں حاصل ہے۔ مثلاً ایک شخص کہتا ہے کہ آج مجھے روزہ ہے اور خوب جانتا ہے کہ ابھی میں روٹی کھا کے آیا ہوں۔ سو یہ شخص کاذب ہے غرض کذب اور چیز ہے اور خطا اور چیز۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ کاذبوں پر لعنت کرو۔ یہ تو نہیں فرماتا کہ مخطیوں پر لعنت کرو۔ اگر مخطی سے مباہلہ اور ملاعنہ جائز ہوتا تو اسلام کے تمام فرقے جو باہم اختلاف

سے بھرے ہوئے ہیں بیشک باہم مباہلہ و ملاعنہ کر سکتے تھے اور بلاشبہ اس کا نتیجہ یہ ہوتا کہ اسلام کا روئے زمین سے خاتمہ ہو جاتا اور مباہلہ میں جماعت کا ہونا بھی ضروری ہے۔ نص قرآن کریم جماعت کو ضروری ٹھہراتی ہے۔ لیکن میاں عبدالحق نے اب تک ظاہر نہیں کیا کہ مشاہیر علماء کی جماعت اس قدر میرے ساتھ ہے جو مباہلہ کے لئے تیار ہے۔ اور نساء ابناء بھی ہیں۔ پھر جب شرائط مباہلہ متحقق نہیں تو مباہلہ کیونکر ہو اور مباہلہ میں یہ بھی ضروری ہوتا ہے کہ اوّل ازالہ شبہات کیا جائے۔ بجز اس صورت کے کہ کاذب قرار دینے میں کوئی تامل اور شبہ کی جگہ باقی نہ ہو۔ لیکن میاں عبدالحق بحث مباحثہ کا تو نام تک بھی نہیں لیتے۔ ایک پرانا خیال جو دل میں جما ہوا ہے کہ مسیح عیسیٰ بن مریم آسمان سے نازل ہوں گے اسی خیال کو اسی طرح پر سمجھ لیا ہے کہ گویا سچ مچ حضرت مسیح ابن مریم رسول اللہ جن پر انجیل نازل ہوئی تھی کسی زمانہ میں آسمان سے اُتریں گے۔ حالانکہ یہ ایک بھاری غلطی ہے۔ جو شخص فوت ہو چکا اور جس کا فوت ہونا قرآن کریم کی تیس آیات سے بپایۂ ثبوت پہنچ گیا۔ (یاد رہے کہ قرآن کریم کی جن تیس آیات کا ذکر حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے بیان فرمایا ہے۔ ان کی تفصیل اس کتاب یعنی "ازالہ اوہام" میں ملاحظہ فرمائی جاسکتی ہے۔ ناقل) وہ کہاں سے اب زمین پر آئے گا"
(ازالہ اوہام صفحہ ۲۴۲)

مندرجہ بالا ہر دو اقتباسات میں حضرت اقدس بانی سلسلہ احمدیہ نے اُمت محمدیہ میں اپنے تبلیغی شعار کرنے والے کلمہ گو مسلمانوں کے باہمی فروعی اور اجتہادی اختلافات پر بحث اُٹھاتے ہوئے فرمایا کہ ایسے اختلافات تو صحابہ کرام علیہم السلام کے زمانہ سے چلے آرہے ہیں۔ اور چونکہ اس بنا پر کسی مسلمان کا یہ حق نہیں کہ وہ دوسرے مسلمان کو کافر اور کاذب قرار دے اور قرآن کریم کی آیت مباہلہ میں کاذبوں پر لعنت ڈالی گئی ہے نہ کہ مخطئین پر۔ اس لئے باہمی فروعی اور اجتہادی اختلافات کی بناء پر باہم مسلمانوں میں قطعاً مباہلہ جائز نہیں۔

ہاں مسلمانوں میں مباہلہ اس وقت جائز قرار پاسکتا ہے کہ جب اُمت محمدیہ میں سے کوئی شخص مامور من اللہ اور ملہم من اللہ ہونے کا دعویدار ہو (جیسا کہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ صحائف سماویہ اور احادیث میں بیان کی گئی پیشگوئیوں کے مطابق اس زمانے کے مامور من اللہ ہونے کے دعویدار ہیں) اور اس مدعی مامور من اللہ اور ملہم من اللہ یا اس کے نائب یعنی خلیفہ کی طرف سے اس مامور کے دعاوی کی صداقت کے لئے واضح دلائل و براہین سننے کے باوجود بھی ان کے مخالفین نہ صرف یہ کہ اس کی صداقت کا انکار کریں بلکہ وہ (مخالفین) اسے اس کے تمام دعاوی میں جھوٹا سمجھیں اور اسے کافر اور کاذب قرار دیں، تو اس صورت میں چونکہ وہ بمطابق احادیث خود ہی مکذبین اور مکفرین کی ذیل میں آجاتے ہیں۔ اس لئے ان سے مباہلہ جائز ٹھہرتا ہے۔ کیونکہ جیسا کہ گذشتہ صفحات میں بیان کیا جاچکا ہے کہ کسی بھی شخص کو جو ملہم من اللہ یا مامور من اللہ ہونے کا دعویدار ہو کو کاذب اور مفتری قرار نہیں دیا جاسکتا ہے۔ کیونکہ اگر وہ مدعی خدا تعالیٰ کی طرف سے نہیں ہے بلکہ خدا تعالیٰ پر افترا کرتے ہوئے از خود ملہم من اللہ ہونے کا دعویٰ کرتا ہے تو یہ اتنا بڑا جھوٹ اور افتراء ہے کہ اس سے بڑھ کر اور کوئی جھوٹ ہو ہی نہیں سکتا۔ اس لئے اس کی سزا کا تصور بھی انسانی ذہن سے باہر ہے جیسا کہ راقم پہلے بیان کر آیا ہے کہ خدا تعالیٰ نے اپنے محبوب ترین بندے وجہ تخلیق کائنات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت بھی فرماتا ہے کہ

"اگر یہ شخص ہماری طرف جھوٹا الہام منسوب کر دیتا تو ہم یقیناً اس کو دائیں ہاتھ سے پکڑ لیتے اور اس کی رگِ گردن کاٹ دیتے"
(سورۃ الحاقہ آیات ۴۵ تا ۴۷)

اسی طرح جھوٹے مدعی مامور من اللہ اور ملہم من اللہ کی نسبت ایک دوسرے مقام پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

"فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی عَلَی اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِهٖ ؕ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الْمُجْرِمُوْنَ"
(سورۃ یونس آیت ۱۸)

ترجمہ:۔ پھر (تم ہی بتاؤ کہ) جو اللہ پر بہتان باندھے یا اس کے نشانات کو جھٹلائے اس سے بڑھ کر کون ظالم ہوگا۔ (غرض) یہ یقینی بات ہے کہ مجرم لوگ کامیاب نہیں ہوتے۔

نیز فرمایا:۔

"لَا تَفْتَرُوْا عَلَی اللّٰهِ كَذِبًا فَيُسْحِتَكُمْ بِعَذَابٍ ۚ وَقَدْ خَابَ مَنِ افْتَرٰی"
(طٰہٰ آیت ۶۱)

"اللہ پر جھوٹ نہ باندھو۔ ایسا نہ ہو کہ وہ تم کو عذاب کے ذریعہ سے پیس ڈالے۔ اور جو کوئی خدا پر افترا کرتا ہے وہ ناکام ہو جاتا ہے"

مندرجہ بالا تمام آیت قرآنی سے یہ واضح ہو جاتا ہے کہ اگر کوئی ذی ہوش شخص خدا تعالیٰ پر افتراء باندھتے ہوئے ملہم من اللہ یا مامور من اللہ ہونے کا دعویٰ کرتا ہے تو خدا تعالیٰ اُسے خود ہی ہلاک اور ذلیل و رسوا کر دیتا ہے۔ لیکن چونکہ یہ معاملہ خدا تعالیٰ اور اس کے ایک بندے کے درمیان ہوتا ہے۔ اس لئے بندوں کو کوئی حق نہیں پہنچتا کہ وہ اس مدعی کو کاذب اور مفتری قرار دیں۔ حسب بالا آیات کے مطابق خدا جانے اور وہ بندہ جو خدا تعالیٰ کی طرف سے مامور اور ملہم ہونے کا دعویٰ کرتا ہے۔

(باقی آئندہ)

بقیہ صفحہ ۱۰

ایسی قربانی جو خدا کے لئے اسی کے حکم کے مطابق کی جائے ہرگز ضائع نہیں جاتی۔ آنمحترم نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کا حضرت ہاجرہ اور حضرت اسماعیلؑ کو وادی غیر ذی زرع میں چھوڑنے کا واقعہ سنا کر فرمایا کہ یہ سنّت ثابت ہے کہ جس سے محبت ہوتی ہے اسکے لئے انسان سب کچھ قربان کر دیتا ہے۔ اور حضرت ابراہیم علیہ السلام نے خدا کے حکم پر فوراً عمل کیا اور کسی قسم کی معذرت وغیرہ نہیں کیا پس ہر مومن کو چاہیئے کہ خدا کی خاطر اپنی اُمنگوں خواہشوں اور اُمیدوں کو قربان کرکے فرمانبرداری کی راہ اختیار کرے تاکہ اُسے خدا تعالیٰ کا قرب حاصل ہو۔ یہ عید جماعت احمدیہ کی دوسری صدی کی پہلی عید اضحی ہے پہلی صدی میں دین اسلام کو پھیلانے کے لئے ہمارے بزرگوں نے انتہائی قربانیاں دیں۔ آج یہ عہد ہمیں [illegible] دہرانا ہے۔ کہ ہم خدا کی خاطر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کو قائم رکھنے کی خاطر بڑی سے بڑی قربانی کرتے رہیں گے۔ نہ صرف ہم بلکہ ہماری اولاد در اولاد قربانیوں کے لئے تیار رہیں گی۔

خطبہ ثانیہ میں فرمایا کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے لئے غلبۂ اسلام [illegible] و مبلغین۔ داعیان الی اللہ۔ اسیران راہ مولیٰ کی رہائی اور پاکستان کے احمدیوں کی خصوصی حفاظت کے لئے دعا کریں گے چونکہ بہت سے بھائی دور سے آئے ہیں اور بارش کی وجہ سے ان کو سواری نہیں مل سکی اور آنے میں دیر ہو گئی ہے ان کی تعداد بھی کافی ہے اور اب نماز عید پڑھانے کیلئے ان کا کوئی انتظام بھی نہیں ہے لہٰذا مکرم و محترم محمد انعام صاحب غوری ان کو نماز پڑھائیں گے۔ اس کے بعد دعا ہوئی اور احباب نے ایک دوسرے کو عید کی مبارک باد دی۔ مضافات قادیان سے آنے والے مسلم و غیر مسلم بھائیوں کے لئے لنگر خانہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے ضیافت کا اہتمام کیا گیا۔ مسنون طریق پر انفرادی اور اجتماعی قربانیوں کا بھی اہتمام کیا گیا۔ حسب سابق اس فریضہ کیلئے بیرونی جماعتوں کے بہت سے مخلصین نے قادیان میں قربانی کرنے کے لئے رقوم بھجوائی تھیں۔ چنانچہ امارت
۴ مقامی کے زیر انتظام ان کی طرف سے قربانیاں کرکے گوشت تقسیم کیا گیا۔ فجزاہم اللہ احسن الجزاء۔

منقولات

پولیس نے دارالذکر لاہور میں کلمہ طیبہ پر لکڑی کے تختے لگوا دیئے

رات کی تاریکی میں علاقہ مجسٹریٹ کی کارروائی

لاہور سے اطلاع ملی ہے کہ ۱۱ اور ۱۲ جون ۱۹۸۹ء کی درمیانی شب مسلح پولیس اور مجسٹریٹ نے جماعتِ احمدیہ لاہور کی مرکزی بیت الذکر "دارالذکر" کی پیشانی پر لکھا ہوا نہایت خوبصورت اور دیدہ زیب کلمہ طیبہ پر لکڑی کا تختہ لگا کر اسے نظروں سے اوجھل کر دیا۔

واقعات کے مطابق رات ۳ بجے پولیس کی بھاری جمعیت نے دارالذکر کو گھیرے میں لے لیا۔ علاقہ مجسٹریٹ نے جو پولیس گارد کی سربراہی کر رہے تھے ڈیوٹی پر موجود احمدی افراد کو اے۔سی لاہور چھاؤنی کا تحریری حکم نامہ دکھایا۔ اس کے بعد پولیس والوں نے جو ضروری آلات سے لیس تھے ڈرل کے ذریعہ دیواروں میں سوراخ کر کے لکڑی کے تختے اس وسیع و عریض جگہ پر بڑی محنت سے لگا دیئے تا کہ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کے اقرار کا حسین و جمیل پیغام کسی کو نظر نہ آئے۔

واضح رہے کہ حکومتِ پنجاب کے اہلکار یہ "مقدس" کام کرنے کے لئے رات کے اندھیرے میں آئے اور دن کی روشنی کو خدا اور اس کے رسول کے نام کو چھپانے کیلئے مناسب نہ سمجھا اس سے اندازہ ہو رہا ہے کہ حکومت کے اعلیٰ افسران بھی ایسے نیک کام کے لئے رات کی تاریکی اور سیاہی کو ہی پسند کرتے ہیں۔

حکومتِ پنجاب بعض علما کے اشارے پر جس طرح اللہ اور اس کے رسول کے نام کو مٹا رہی ہے اور قانون کی صریح خلاف ورزی کر رہی ہے اس پر ملک کے سنجیدہ طبقوں نے سخت احتجاج کیا ہے جماعتِ احمدیہ لاہور کے افراد اس ضمن میں قانونی چارہ جوئی پر غور کر رہے ہیں۔

(روزنامہ الفضل ۱۷ر جون ۱۹۸۹ء)

پاکستان میں احمدیوں پر مظالم ہو رہے ہیں۔!

(رشید احمد چوہدری)

لندن (سپیشل رپورٹ) جماعت احمدیہ برطانیہ کے پریس سیکرٹری کے مطابق پاکستان میں جماعتِ احمدیہ کے افراد پر ظلم و ستم کا سلسلہ جاری ہے سکرنڈ ضلع نواب شاہ میں ایک احمدی ڈاکٹر منور احمد بٹ کو گولی مار کر ہلاک کر دیا گیا ڈاکٹر منور احمد اپنی سرجری میں بیٹھے ہوئے تھے جب دو مسلح اشخاص سکوٹر پر آئے ایک باہر کھڑا رہا جبکہ دوسرے نے اندر جا کر فائر کیا اور موقع سے فرار ہو گئے پولیس نے مقدمہ درج کر لیا ہے مگر ابھی تک کسی کی گرفتاری کی اطلاع نہیں ملی پریس ریلیز میں کہا گیا ہے کہ سرگودھا کے چک ۹۸ شمالی میں ایک جلوس نے مسجد احمدیہ پر حملہ کیا اور وہاں موجود تین احمدیوں کو زخمی کر دیا سرگودھا میں ایک احمدی نوجوان کو اس وقت گولیوں کا نشانہ بنایا گیا جب وہ سکوٹر پر کسی جگہ جا رہا تھا گولی اس کے بازو پر لگی اور وہ زخمی ہو گیا جماعت احمدیہ کے سیکرٹری اطلاعات رشید احمد چوہدری نے ان حالیہ واقعات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے مطالبہ کیا ہے کہ جماعت احمدیہ کے خلاف جو قوانین مرتب کئے گئے ہیں ان کو فوری منسوخ کیا جائے تا کہ پاکستان میں احمدیوں کو اپنے مذہبی حقوق کی ادائیگی میں کوئی رکاوٹ نہ ہو۔

(روزنامہ ملت لندن ۲۰ر مئی ۱۹۸۹ء)

جماعت احمدیہ مغربی جرمنی کا سالانہ جلسہ

لندن (سپیشل رپورٹ) جماعت احمدیہ کے پریس ریلیز کے مطابق مغربی جرمنی میں جماعت کا ۱۳ر سے ۱۴ر مئی تک ناصر باغ فرینکفورٹ میں منعقد ہوا جس میں آٹھ ہزار سے زائد لوگوں نے شرکت کی جلسہ کے تینوں دن جماعتِ احمدیہ کے سربراہ مرزا طاہر احمد نے خطاب کیا اس جلسہ میں دنیا کے مختلف ممالک سے نمائندگان شامل ہوئے انگلستان کے ۲۰۰ احمدیوں نے شرکت کی دوسرے دن ایک نشست میں جرمن بولنے والے ۳۵۰ افراد شامل ہوئے اور اسلام کے متعلق معلومات حاصل کیں پریس ریلیز کے مطابق اس موقع پر متعدد عرب البانین اور جرمن افراد جماعت احمدیہ میں داخل ہوئے۔

سکرنڈ کے ایک مخلص احمدی ڈاکٹر منور احمد صاحب کو شہید کر دیا گیا

سندھ میں اب تک ۱۷ احمدی شہید ہو چکے ہیں

سکرنڈ ضلع نواب شاہ (سندھ) کے ایک مخلص احمدی مکرم ڈاکٹر منور احمد صاحب کو ۱۴ر مئی ۱۹۸۹ء کو دن کے پونے تین بجے کے قریب سوتے میں فائر کر کے ہلاک کر دیا گیا اس طرح سے سندھ میں ایک اور احمدی نے اللہ کے نام پر اپنی جان قربان کر دی واضح رہے کہ اب تک ۱۷ احمدیوں کو سندھ میں قتل کیا جا چکا ہے حالیہ واقعہ کے کسی ملزم کو گرفتار نہیں کیا گیا۔

مکرم ڈاکٹر منور احمد صاحب کی نمازِ جنازہ سکرنڈ شہر میں رات ۹ بجے کے قریب ادا کی گئی نمازِ جنازہ ان کے بھائی مکرم مقصود احمد صاحب نے پڑھائی رات ساڑھے بارہ بجے جنازہ ویگن کے ذریعہ ربوہ کے سمت روانہ ہوا اور ۱۵ر مئی کو رات ۱۰ بجے جنازہ ربوہ پہنچا اور رات ساڑھے دس بجے دارالضیافت میں نمازِ جنازہ ہوئی جو مکرم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے پڑھائی نمازِ جنازہ میں کثیر تعداد میں احبابِ جماعت نے شرکت کی اور باوجود اس کے کہ رات کافی گزر چکی تھی بڑی تعداد میں احبابِ جماعت نے تدفین میں بھی شرکت کی جو قبرستان عام میں عمل میں آئی۔

اللہ کی راہ میں جان فدا کر کے عظیم مرتبہ پانے والے محترم ڈاکٹر منور احمد صاحب کی عمر ۳۲ سال تھی انہوں نے اپنے پیچھے بیوہ کے علاوہ تین بچے عزیزہ منصورہ ۶ سال عزیز عدیل احمد ۴ سال اور عزیز وقاص احمد ۲½ سال چھوڑے ہیں۔

موصوف شہر سکرنڈ کی نہایت مقبول شخصیت تھے آپ مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب کے صاحبزادے تھے قریباً ۱۵ سال سے سکرنڈ شہر میں جو نیشنل ہائی وے پر واقع ایک قصبہ ہے اپنا کلینک چلا رہے تھے بعد دوپہر کے وقت گھر نہ جاتے بلکہ کلینک ہی میں آرام کرتے وقوعہ کے روز بھی چارپائی پر لیٹے آرام کر رہے تھے کہ دو نامعلوم حملہ آور جو سکوٹر پر سوار تھے آئے ان میں سے ایک باہر کھڑا رہا اور دوسرا جو کاربین سے مسلح تھا اندر آیا محترم ڈاکٹر صاحب چارپائی پر سیدھے لیٹے ہوئے سو رہے تھے حملہ آور نے سینے پر کئی فائر کئے اور ڈاکٹر صاحب موقعہ پر ہی اپنے مولیٰ کے حضور حاضر ہو گئے۔

اطلاع ملنے پر مقامی پولیس موقعہ پر پہنچی ان کو بتایا گیا کہ اللہ کے راستے میں جان دینے والے کی کوئی ذاتی دشمنی نہ تھی صرف احمدی ہونا ان کا جرم تھا جس کی پاداش میں ان کی جان کی قربانی لی گئی۔

محترم ڈاکٹر منور احمد صاحب مقامی جماعت کے سیکرٹری امور عامہ اور سابق قائد خدام الاحمدیہ تھے۔ نہایت مخلص احمدی تھے نمازوں کے پابند اور تلاوت قرآن کریم کے شیدائی تھے اپنوں غیروں میں یکساں مقبول اور معروف تھے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اپنی راہ میں جان قربان کرنے والے اس مخلص اور فدائی احمدی کو اپنے فضلوں سے نوازے اپنی رحمت کا سلوک کرے اور درجات قرب میں بڑھاتا رہے۔

(روزنامہ الفضل ربوہ ۱۷ر مئی ۱۹۸۹ء)

درخواست دعا | مکرم شیخ ناصر احمد صاحب ناگرجن ساگر ڈیم مبلغ ۱۰/ روپے اعانت بدر میں ادا کرتے ہیں۔ اپنی بھتیجی اور بیٹے شکیل احمد کے لئے جس نے امسال میٹرک کا بورڈ کا امتحان انگلش میڈیم میں درجہ دوم میں پاس کیا ہے نیز برادر نسبتی ناصر احمد افضل آف امریکہ کے مقاصد میں کامیابی کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

لازمی چندہ جات کی باقاعدہ اور بروقت ادائیگی

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں :-

"یاد رکھو! مجھے روپیہ کی ضرورت نہیں میں اپنے لئے تم سے کچھ نہیں مانگتا۔ میں خدا کے لئے اس کے دین کی اشاعت کے لئے تم سے مانگ رہا ہوں اگر تم چندہ میں حصہ نہیں لو گے تو خدا خود اپنے دین کی ترقی کا سامان کرے گا مگر میں اس سے ڈرتا ہوں کہ تم دین کی ترقی میں حصہ نہ لے کر گنہگار بنو پس میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں کہ تم اس موقعہ کو غنیمت سمجھو اور خدمت اسلام کے لئے اپنے مالوں کو قربان کرو جو شخص تکلیف اٹھا کر اس خدمت میں حصہ لے گا میں اس کو بتا دینا چاہتا ہوں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام یہ دعا کر چکے ہیں کہ اے خدا! جو شخص تیرے دین کی خدمت میں حصہ لے تو اس پر اپنے فضلوں کی بارش نازل فرما اور آفات و مصائب سے اسے محفوظ رکھ پس وہ شخص جو اس میں حصہ لے گا اسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعا سے حصہ ملے گا اور پھر میری دعاؤں میں بھی حصہ دار ہوگا ...... جو لوگ زیادہ حصہ لے سکتے ہیں انہیں میں کہتا ہوں کہ میری حد بندیوں کو نہ دیکھو خدا تعالیٰ کے پاس غیر محدود ثواب ہیں اگر تم زیادہ قربانی کرو گے تو زیادہ ثواب کے مستحق بنو گے۔"

(الفضل ۱۷ جنوری ۱۹۴۰ء)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا محولہ بالا ارشاد مزید کسی تشریح کا محتاج نہیں اس لئے تمام عہدیداران و احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ اپنی صحیح آمد کے مطابق باقاعدہ بشرح لازمی چندہ جات (حصہ آمد چندہ عام چندہ جلسہ سالانہ) ادائیگی کر کے سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی دعاؤں سے حصہ لینے والے بنیں نیز اللہ تعالیٰ کے فضلوں و انعامات کو جذب کرنے والے ہوں۔

(ناظر بیت المال آمد قادیان)

پروگرام دورہ مکرم سید نصیر الدین احمد صاحب انسپکٹر بیت المال آمد

برائے صوبہ جات آندھرا۔ اڑیسہ۔ بنگال

جملہ جماعتہائے احمدیہ آندھرا۔ اڑیسہ۔ بنگال کی اطلاع کے لئے تحریر ہے کہ مورخہ ۷/۸/۸۹ سے انسپکٹر صاحب موصوف درج ذیل پروگرام کے مطابق بغرض پڑتال حسابات و وصولی چندہ جات کے سلسلہ میں دورہ کریں گے لہٰذا جملہ عہدیداران جماعت و مبلغین حضرات سے انسپکٹر صاحب موصوف کے ساتھ کما حقہٗ تعاون کی درخواست ہے متعلقہ جماعتوں کے سیکرٹریان مال کو بذریعہ خطوط اطلاع دی جا رہی ہے۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی	نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی
قادیان	-	-	۷ ۸/۸۹	عادل آباد	۲۴	۱	۲۵
حیدرآباد سکندرآباد	۱۰ ۸/۸۹	۷	۱۷	چندرپور کاماریڈی	۲۵	۲	۲۷
چنتہ کنٹہ وڈمان	۱۷	۳	۲۰	حیدرآباد	۲۸	۶	۳ ۹/۸۹
جڈچرلہ محبوبنگر	۲۰	۱	۲۱	علاقہ ورنگل	۴ ۹/۸۹	۸	۱۲
حیدرآباد	۲۱	۱	۲۲	بھوبنیشور	۱۳	۳	۱۶
ظہیر آباد	۲۲	۱	۲۳	مانیکا گوڑہ نیا گڑھ	۱۶	۱	۱۷
حیدرآباد	۲۳	۱	۲۴	نرگاؤں	۱۷	۱	۱۸
خوردہ کیرنگ	۱۸	۷	۲۵	کٹک	۲۰	۳	۲۳
کینڈرا پاڑہ	۲۵	۱	۲۶	لبنہ پروہ	۲۴	۲	۲۶
سونگھڑہ	۲۶	۲	۲۸	سمبل پور	۲۶	۱	۲۷
کٹک	۲۸	۲	۳۰	روڑکیلہ	۲۷	۲	۲۹
سرونیا گاؤں	۳۰	۱	۱ ۱۰/۸۹	جمشید پور	۳۰	۳	۲ ۱۱/۸۹
پارادیپ	۱ ۱۰/۸۹	۱	۲	موسی بنی مائنز	۲ ۱۱/۸۹	۵	۷
کیندرنگ	۲	۳	۵	مہیشبندار	۷	۱	۸
سورو	۵	۲	۷	کھڑک پور	۸	۱	۹
بلدی پدا نور پور	۷	۱	۸	کلکتہ	۹	۳	۱۲
کٹک	۸	۲	۱۰	برلیشہ ہوگلی	۱۲	۱	۱۳
کوئیلہ	۱۰	۱	۱۱	موہن پور ڈائمنڈ ہاربر	۱۳	۱	۱۴
پنکال	۱۱	۲	۱۳	کبیرہ۔ بانسرہ	۱۴	۱	۱۵
کرڈاپلی	۱۳	۳	۱۶	کلکتہ	۱۵	۱	۱۶
ارکھ پٹنہ	۱۶	۱	۱۷	بنجاری	۱۶	۱	۱۷
تالبر کوٹ	۱۷	۱	۱۸	حلقہ مرشد آباد	۱۷	۶	۲۳
غنچہ پاڑہ	۱۸	۱	۱۹	کلکتہ	۲۴	۱۰	۳ ۱۲/۸۹
چودوار	۱۹	۱	۲۰	قادیان	۵ ۱۲/۸۹	-	-

قادیان دارالامان میں

احمدیت کی دوسری صدی کی پہلی عیدالاضحیٰ کی مبارک و پُرمسرت تقریب

از قریشی محمد فضل اللہ

قادیان ۱۴ وفا (جولائی) آج یہاں ٹھیک ۱/۲ ۸ بجے محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان نے مسجد اقصیٰ میں عید کی نماز پڑھائی عورتوں کے لئے مسجد مبارک میں انتظام کیا گیا تھا نماز عید کی ادائیگی کے لئے قادیان کے جملہ احمدی مرد و خواتین اور بچوں کے علاوہ باوجود بارش کے مضافات قادیان سے کثیر تعداد میں آئے غیر از جماعت مسلمان بھائی انتہائی ذوق و شوق سے شریک ہوئے۔

محترم صاحبزادہ صاحب نے نماز عید کے بعد روح افزا خطبہ دیا آپ نے تشہد تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا آج عیدالاضحیہ کا دن ہے اس دن خدا تعالیٰ نے قربانی کی سنت جاری کی ہے حج کے بعد عید کر کے قربانیاں دی جاتی ہیں اور یہ عید حضرت ابراہیم اور حضرت اسمٰعیل علیہما السلام کی اس قربانی کی یاد تازہ کرنے اور اسے زندہ رکھنے کے لئے قائم کی گئی ہے تاکہ نسلاً بعد نسلٍ خدا تعالیٰ کی راہ میں قربانیاں دینے والے لوگ پیدا ہوتے رہیں آپ نے خطبہ جاری رکھتے ہوئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے ایک خطبہ فرمودہ برموقعہ عید اضحیٰ کا اقتباس پڑھ کر قربانی کا فلسفہ بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ قربانی کیا ہے اور اس کے کرنے کی کیا ضرورت ہے؟ قربانی دراصل خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کے لئے کی جاتی ہے دنیا میں بے شمار قربانیاں ہوتی ہیں بعض قوم کے لئے کرتے ہیں بعض عزتوں کے لئے بعض بتوں اور دیوتاؤں کے نام پر کی جاتی ہیں بعض قربانیاں بیویوں کے لئے کی جاتی ہیں اور بعض لوگ جانی قربانی بھی دے دیتے ہیں ہر ایک کو اس کے مناسب حال اجر مل جاتا ہے۔ ایک انوکھی قربانی بھی ہوئی جو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے خدا کی خاطر اپنے بیٹے کی کی اور ساری زندگی خدا کی راہ میں قربان کر دی اپنے ہاتھ سے بیٹے کو قربان کر دینا تو آسان ہے لیکن بے یار و مددگار جنگل میں چھوڑ دینا جس کا مطلب سوائے اس کے کچھ نہیں کہ وہ بھوکا پیاسا ایڑیاں رگڑ کر جان دے دے (قربانی صفحہ پر)

"وقت کا سینہ کھود کے میں نے
یادوں کو رنگین کیا ہے"

آہ! امۃ السبوح! میری رفیقۂ حیات

از مکرم تسنیم ظفر ملک واشنگٹن امریکہ

"شکست و فتح نصیبوں سے ہے ولے اے میر
مقابلہ تو دلِ ناتواں نے خوب کیا"

حیات و ممات کا سلسلہ نظامِ قدرت کا ایسا سربستہ راز ہے۔ جو آتا ہے اس نے جانا بھی ہے۔ یہ کشمکش تو ازل سے ہے اور ابد تک جاری رہے گی۔ لیکن بعض دفعہ موت ایسا روپ دھارتی ہے کہ گلستانِ حیات اُجڑ کر رہ جاتا ہے۔

امۃ السبوح! میری رفیقۂ حیات کی موت پر ہم بھی روئے اور دل کھول کر آنسو بہائے۔ لیکن چین اب تک نہیں آیا۔ یہ تعلقِ خاطر بھی عجیب چیز ہے۔ کوئی وقت ہوتا ہے کہ اس کا کہیں کوسوں تک وجود بھی نہیں ہوتا۔ لیکن جونہی شادی کے بندھن کی پکڑ آتی ہے ایک دُنیا بدل جاتی ہے۔ اپنے ساتھ ایک دوسری ہستی کا خیال دامنگیر ہو جاتا ہے۔ سوتے جاگتے گھر میں۔ گھر سے باہر ایک انجانا سا خوف دل پر سوار رہتا ہے کہ کہیں کوئی رخنہ نہ پڑ جائے۔

نظر لگے نہ کہیں اُس کے دست بازو کو
یہ لوگ کیوں مرے زخمِ جگر کو دیکھتے ہیں؟

جانے والی تو چلی گئی لیکن اپنے پیچھے بہت سے سوگوار چھوڑ گئی کہ شاید برسوں جدائی کا غم نہ بھول سکیں۔ چار معصوم سے بچے ہیں۔ جن میں سے دو تو ایسے ہیں کہ ابھی پوری طرح سمجھ بھی نہیں پائے کہ ماں کو ہوا کیا ہے۔ واشنگٹن سے لاہور تو پہلے بھی کئی دفعہ گئی تھی لیکن وہاں سے فون پر بات ہو جایا کرتی تھی اور پھر چند ہفتوں کے بعد واپس آجاتی تھیں۔ لیکن اب کے ایسی گئی ہے کہ بات تک کرنے کی روادار نہیں ہے۔ شاید اس عالمِ نیست و بود کا یہی دستور ہے۔

ہمارے تعلقات محترم میجر عبدالرحمن مغل صاحب سے تو بہت پُرانے تھے۔ ان کے والد حضرت عبدالعزیز صاحب مغل صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہمارے والد حضرت مولوی ظہور حسین صاحب سابق مبلغ روس و بخارا سے بہت پُرانے محبت والے تعلقات تھے۔ جب والد صاحب مرحوم ۱۹۳۳ء کی بات ہے لاہور میں متعین تھے تب سے اس خاندان سے دوستی تھی۔ اور پھر سن ۱۹۷۰ء میں میری پھوپھی بہن طیبہ ظفر کی نظرِ انتخاب ان کی صاحبزادی امۃ السبوح پر پڑی۔ ان دنوں میں کوپن ہیگن میں تھا اور پھر بفضل تعالیٰ ۱۹۷۲ء میں نکاح ہو گیا اور اس کے ایک سال بعد امۃ السبوح امریکہ آگئی۔ میرے گلشنِ حیات میں بہار آگئی۔ زندگی کے ہر موڑ پر اُس نیک طینت و نیک فطرت خاتون نے میرا ساتھ دیا اور ہر دکھ درد میں میرا ہاتھ بٹایا۔

اپنے اعلیٰ کردار و اطوار سے عادات و اخلاص سے گھر کے ماحول کو خوشگوار رکھا۔ قناعت و صبر اور مہمان نوازی کی مرقع خاتون نے ہر خویش و بیگانہ کے دل جیتے۔ میرا حلقۂ احباب کافی وسیع ہونے کی وجہ سے اکثر اوقات دوست اقارب گھر پر تشریف لاتے اور بسا اوقات ہمارے ہاں ہی قیام کرتے۔ ان سب کی خاطر تواضع خندہ پیشانی سے کرنے میں کبھی کوتاہی نہ کی اور نہ کبھی کوئی حرفِ شکایت زبان پر آیا اور نہ ماتھے پر شکن۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اپنے فضل سے چار بچے عطا فرمائے۔ انکی احسن طریق پر پرورش کرنے اور عین اسلامی ماحول میں پروان چڑھانے میں سعیٔ پیہم کرتی رہی۔ بچوں کے حفظانِ صحت اور روحانی و اخلاقی تربیت کے ساتھ ساتھ دینی تعلیم و تدریس کا باقاعدہ اہتمام کیا اور ان کی خدا داد صلاحیتوں کو پروان چڑھانے میں ہمہ وقت مصروف رہیں اور عملی نمونہ پیش کیا۔ صوم و صلوٰۃ کی پابندی کی۔ تاریخ اسلام و احمدیت بچوں کو کہانیوں کی صورت بتانے میں خاص ملکہ تھا۔ بچوں کو جماعت کے پروگرام میں ساتھ لے جا کر تربیتی مواقع کبھی ہاتھ سے نہ جانے دیتیں۔

۱۹۸۶ء میں باہمی فیصلہ کیا کہ چند سالوں کے لئے لاہور جا کر رہائش اختیار کر لیتے ہیں تاکہ بچوں کو ہماری تہذیب و روایات، رسم و رواج اور طرزِ بود و باش سے آشنا ہونے کے مواقع ملیں اور اسلامی معاشرہ سے استفادہ کر سکیں۔ وہاں تعلیم القرآن و صلوٰۃ کا باقاعدہ انتظام رکھا گیا۔ اور بچوں میں ایثار و قربانی کے جذبہ کو اُجاگر کرنے کے لئے مرحومہ ہمیشہ بچوں کے ہاتھوں سے صدقہ و خیرات دلوائیں۔ اور ہر سائل کی مدد انہی کے ہاتھوں سے کروائی تا یہ طرز ان کی عادت میں ڈھل کر ان کی فطرتِ ثانیہ بن جائے۔ بزرگوں کی تکریم و احترام اور اطاعت و فرمانبرداری کا اہم فریضہ بذاتِ خود احسن طریق پر ادا کیا۔ اور بچوں کو بھی یہی تعلیم و ترغیب دی۔ تا اعلیٰ کردار کی تعمیر میں یہ پہلو بھی نمایاں ہو اور تشنگی نہ رہے۔

پھر اچانک اس پُرسکون اور خوشگوار حالات کو اس انکشاف نے بھونچال کی طرح ہلا دیا کہ میری ہمراز۔ میری مونس سبوح کو LUKEMI A. لیوکیمیا (بلڈ کینسر) نے اپنے ظلم کا نشانہ بنا لیا ہے۔ یہ خبر خرمنِ توقعات پر بجلی بن کر گری۔ ذہن تفکرات کی عمیق گہرائیوں میں کھو گیا۔ ہر طرف بے بسی سی انداز ہوتی دکھائی دینے لگی۔ مصلحت کا شیرازہ منتشر ہو گیا۔ یوں محسوس ہوتا جیسے یک و تنہائی کی صعوبتوں میں مجھے دھکیلا جا رہا ہو۔ گلشنِ زیست کی تمام رعنائیاں مجھ سے چھینی جا رہی ہوں۔ جیسے زندگی کا خواب ادھورا رہ گیا ہو۔ چمنستانِ زیست ریت کے گھروندے کی مانند منہدم ہو رہا ہو۔ بشریت کی کمزوریوں سے نہ جانے کن کن خیالات نے اعصاب میں ارتعاش پیدا کیا۔ اور ذہن و دماغ کو جھنجھوڑ کر رکھ دیا۔ مگر معاً بفضلِ خدا لا تقنطوا من رحمۃ اللہ میرے سر پر سایہ فگن ہوا۔ اور الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ میری ڈھال۔ الصبر جمیل کی حسین تعلیم نے قوتِ برداشت عطا کی۔ اور ان اللہ مع الصابرین نے پریشان خیالی کو کافور کیا اور وحشت خیالی کے ہولناکیوں سے خلاصی بخشی اور فانوسِ صبر کو چٹخنے سے اور پایۂ ثبات میں لغزش آنے سے بچا لیا۔ اور ہوش و حواس سے کام کرنے کی توفیق بخشی۔ چند دنوں کے اندر واپس امریکہ بغرضِ علاج لے آیا اور فوراً ہاسپیٹال میں داخل کرا دیا۔ ماہر ڈاکٹروں کا علاج معالجہ باقاعدگی سے سال بھر ہوتا رہا۔ اور ساتھ ہی عاجزانہ دُعائیں کی گئیں۔ اور تمام احباب جماعت سے کروائی گئیں۔ ان دنوں میری حالت زار چہرے سے ہویدا تھی اور بارگاہِ ایزدی میں اتنے آنسو بہائے کہ شاید ساری زندگی میں اتنے آنسو نہ بہائے ہوں گے۔ یہی آنسو اب میری زندگی کا قیمتی سرمایہ ہیں۔ بچوں کے ہنستے مسکراتے کنول چہرے بھی مضمحل ہو گئے اور ان کا شور و غوغا اور شوخی کہیں گم ہو گئے۔ تفکرات و سراسیمگی نے اپنے جال ان کے چہروں پر بھی پھیلائے۔ ماں کی ممتا کی غیر موجودگی نے انہیں ماہیٔ بے آب سا کر دیا۔ جب بھی ماں سے ملتے ان کے جسم میں جان پڑ جاتی گو مجسم دُعا بن کر ماں کے پہلو میں کھڑے ہوتے۔

۱۹۸۷ء میں جب حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ امریکہ تشریف لائے تو ازراہِ شفقت و عنایت ہسپتال میں

عیادت کے لئے تشریف لائے تو اتنے درد سے دعا کرائی کہ آپ کی ریش مبارک آنسوؤں سے تر تھی۔ واپس جاتے ہوئے مجھ سے فرمایا کہ "آپ کی بیوی اتنے حوصلہ والی ہے کہ میں حیران ہو گیا ہوں"۔ اور بعد میں کئی مرتبہ اس تاثر کا اظہار فرمایا کہ "میں نے بہت کم بلکہ شاید ہی کوئی خاتون اتنے بلند حوصلہ اور صبر والی دیکھی ہو۔ اور الحمد للہ کا شکر ادا کرنے والی ہے یہ بیچاری۔"

لندن واپس تشریف لے جانے کے بعد بھی حضور ایدہ اللہ تعالیٰ مسبوحہ کی خیریت دریافت فرماتے رہے۔ اور کئی مرتبہ مجھ سے اور مسبوحہ سے فون پر بات بھی ہوئی اور خطوط سے بھی خیریت دریافت فرماتے رہے۔

حضور ایدہ اللہ کے دل میں جو احباب جماعت کا فکر و درد ہے اس کا اندازہ مندرجہ ذیل چند خطوط کے مختصر اقتباس سے لگایا جا سکتا ہے۔

۱۹ اپریل ۱۹۸۸ء: آپ کی اہلیہ محترمہ کی بیماری نے جو یہ نیا رخ چلا ہے سخت قابل فکر ہے بڑی تشویش کے ساتھ دعا کر رہا ہوں لیکن ساتھ ہی آپ کو نصیحت کرتا ہوں کہ جہاں مایوسی گناہ ہے اور دعا پوری ... اور یقین کے ساتھ کرنی چاہیئے وہاں دل کو ہر قیمت پر راضی برضا رہنے کے لئے بھی تیار رہنا چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ رحم فرمائے اور تقدیر شر سے محفوظ رکھے۔ آمین

۱۳ مئی ۱۹۸۸ء: آپ کی بیگم کی بیماری کا بہت احساس ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اعجازی شفا بخشے"۔ ... سب جاتے رہتے ... عزت نواب ہے۔ میری طرف سے انہیں سلام اور عید مبارک دیں اور عیادت کریں اور ان کو بتا دیں کہ میں انکے لئے روزانہ درد دل سے دعا کرتا ہوں۔

۷ جون ۱۹۸۸ء: اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے آپ کو بیگم کی طرف سے تسکین قلب عطا کرے۔ آنکھوں کی ٹھنڈک بخشے۔ میں ذاتی طور پر ان کے صبر اور شرافت اور نیکی سے بہت ہی متاثر ہوں۔ اللہ تعالیٰ ان کے حق میں ہماری دعائیں قبول فرمائے۔ آمین۔ انہیں میرا سلام دیں۔

۲۵ نومبر ۱۹۸۸ء: آپ کی بیگم صاحبہ کی تشویشناک حالت کی اطلاع مختلف ذرائع سے ملتی رہتی ہے دعائیں کر رہا ہوں۔ اللہ تعالیٰ معجزانہ رنگ میں شفا دے اور اپنے فضل سے آپ کی پریشانی کو دور فرمائے اور بچوں کا حامی و ناصر ہو۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔

۲۹ نومبر ۱۹۸۸ء: تعزیت کا خط ملا اس سے قبل ٹیلیگرام بھی موصول ہوئی تھی اور حضرت اقدس سے فون پر بھی بات ہوئی تھی۔ "آپ کی اہلیہ کی وفات کی اطلاع سے بہت افسوس ہوا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اللہ تعالیٰ غریق رحمت فرمائے اور اعلیٰ علیین میں جگہ دے۔ اور آپ کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ مرحومہ نے بہت لمبی بیماری پائی اور بڑے حوصلہ اور ہمت سے اس کا مقابلہ کیا اور آپ نے بھی ان کی بہت خدمت کی توفیق پائی۔ میری طرف سے دلی تعزیت اور ہمدردی کا پیغام سب کو دیدیں۔ اور بچوں کو پیار دیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی نیک تربیت فرمائے۔ آمین۔

۱۳ دسمبر ۱۹۸۸ء: انشاء اللہ تعالیٰ جب نماز جنازہ پڑھاؤں گا تو آپ کی بیگم کو بھی شامل کروں گا یہ میں خود ہی اپنی خواہش سے کر رہا ہوں میرے دل پر ان کی نیکی اور صبر و رضا کا گہرا اثر ہے۔ اور بار بار ان کے لئے مغفرت اور بلندی درجات کی دعا کی ہے۔ اللہ تعالیٰ انکی اولاد کو بھی مرحومہ کی تمام خوبیوں اور آباء کی نیکیاں عطا فرمائے۔ اور ہر آن حامی و ناصر رہے۔ انکو میرا پیار دیں۔

ایک مرتبہ حضور ایدہ اللہ سے ملنے لندن گیا تو میں نے اپنی رفیقۂ حیات اور بچوں کے لئے مودبانہ دعا کی درخواست کی تو حضور نے فرمایا کہ آپ کے کتنے بچے ہیں۔ کیا وہ امریکہ میں آپ کے پاس رہتے ہیں۔ میں نے عرض کیا جی ہاں حضور۔ اس پر آپ نے فرمایا کہ آپ کی بیگم بہت نیک اور مہمان نواز ہے۔ واپس آکر اس کا ذکر میں نے امۃ السبوح سے کیا تو سن کر بہت خوش ہوئی ... نہ معلوم تھیں کہ خلیفۃ ... ان الفاظ میں اُسے یاد کیا۔ خلیفۂ وقت کی اطاعت اور خاندان حضرت

مسیح موعود علیہ السلام کی عزت و تکریم اس کے دل میں جاگزیں تھی اور اسی اطاعت کا ثمر تھا کہ ہمیشہ گفتار و کردار میں اور عادات و اطوار میں اعلیٰ نمونہ پیش کرنے کی سعی جاری و ساری رہی۔

میری عزیزہ بڑی ہمشیرہ طاہرہ سمیع صاحبہ اہلیہ مسٹر ڈار عبد السمیع صاحب آف لاہور کے دو بڑے لڑکے میٹرک کرنے کے بعد اعلیٰ تعلیم کے لئے امریکہ آئے تو میرے ہاں قیام پذیر ہوئے اور دو ڈھائی سال رہے۔ اس دوران ان کی تمام ضروریات کا ہر طرح خیال رکھنے میں میری اہلیہ نے کوئی کسر اٹھا نہ رکھی اور حتی الامکان ایسے ہی سہولتیں فراہم کیں جیسے اپنے بچوں کے لئے انسان کرتا ہے۔

انہی دنوں میرے خسر صاحب محترم و مکرم میجر عبد الرحمن مغل صاحب بھی تشریف لے آئے مجھے اور مجھے گمان گزرا کہ شاید ان سے ذکر کیا جائے کہ خواہ مخواہ مصروفیات و ذمہ داریوں میں اضافہ ہو گیا ہے مگر اس خدا کی بندی نے بالکل اس کا تاثر نہ دیا۔ بلکہ ان کے والد صاحب کے دریافت کرنے پر بھی کہ بیٹی تم تنگ تو نہیں آگئیں؟ یہی جواب دیا کہ اپنے بچوں کی خدمت کرتے ہوئے کبھی کوئی ماں تھکتی ہے۔

جولائی ۱۹۸۸ء کے بعد بیماری میں اضافہ ہو گیا اور بیماری بڑھتی گئی میں خدا کو حاضر و ناظر جان کر کہتا ہوں کہ اس لمبی بیماری میں کبھی کسی قسم کا کوئی گلہ شکوہ نہ کیا۔ صبر و تحمل اور دعاؤں سے کام لیتی رہیں۔ میری والدہ صاحبہ جب ملنے جاتیں تو مسبوحہ خود امی جان کی طبیعت دریافت کرتی اور اس بات کا افسوس ظاہر کرتی کہ وہ انکی خدمت کی بجا آوری نہیں کر سکتی۔ والدہ صاحبہ اس کی بلندیٔ کردار اور دل سے نکلی ہوئی خواہشات و جذبات کو سن کر آبدیدہ ہو جاتیں اور صحت کے لئے دعا کرتیں۔

۲۷ نومبر کی رات مریضہ کی طبیعت ہلکی ہو گئی۔ سانس کی تکلیف نے زور پکڑا اور بے ہوشی نے آن دبوچا۔ ... کہا کرتی تھی کہ میں مرنے سے نہیں ڈرتی کیونکہ ... نے فنا ہونا ہے مگر ... نے لفظوں سے مغلوب ہو کر ماں کی ممتا کی پیاسی بھری آنکھوں سے بچیوں کی فکر میں آنسو ڈھلک پڑتے تھے۔

جیون ساتھی کو اس حال میں دیکھ کر بے اختیار آنسوؤں کا سیلاب امنڈ پڑا۔ مجھے متفکر دیکھ کر آنسوؤں سے علاج کرنے والی کا علاج میرے آنسو بھی نہ کر سکے۔ دل و دماغ اور جسم کے رگ و ریشہ نے سر بسجود ہو کر بارگاہ الٰہی میں التجائیں کیں۔

درد اتنا تھا کہ اس رات دل وحشی نے
ہر رگ جاں سے الجھنا چاہا

کاش انسان اپنی زندگی کسی کو دے سکتا! تو میں اپنی زندگی دے کر اپنی مسبوحہ کو موت کی کشمکش کے چنگل سے بچا لیتا۔ میرے دو بھائی دو بہنیں اور مسبوحہ کی چھوٹی بہن یہاں پہنچ چکے تھے۔ تمام عزیز و اقارب بارگاہ الٰہی میں دعائیں اور التجائیں کرتے رہے۔ مگر خدا کی تقدیر غالب آئی۔

۲۸ نومبر صبح پانچ بجے میری رفیقۂ حیات نے آخری سانس لیا اور مولائے حقیقی سے جا ملی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

عین عنفوان شباب میں اس کا ساتھ چھوڑ دینا میرے لئے ایک ایسا خلا پیدا کر گیا ہے جس کو پاٹنا محض اللہ تعالیٰ کے فضل و رحم کے سوا ناممکن ہے۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات کو بلند کرے آمین۔

۳۰ نومبر ۱۹۸۸ء کو مکرم و محترم شیخ مبارک احمد صاحب مبلغ انچارج امریکہ نے شام ۴ بجے یہاں نماز جنازہ پڑھائی۔

۲ دسمبر کو خاکسار مرحومہ کا جنازہ لے کر برادرم مکرم نعیم احمد طاہر ملک اور عزیزم نسیم احمد ملک کے ہمراہ ربوہ پہنچا۔ ۴ دسمبر کو بعد نماز عصر محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد (مورخ احمدیت) نے مسجد مبارک میں نماز جنازہ پڑھائی۔ تدفین کے بعد مکرم حضرت میاں روشن دین صاحب صحابی حضرت مسیح پاک علیہ السلام نے دعا کرائی۔

احباب کرام سے درد مندانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ پر بے شمار رحمتیں نازل کرے اور تمام لواحقین کو اس نقصان عظیم کے برداشت کرنے کی ... اور صبر جمیل عطا فرمائے اور خاکسار کو بچوں کی صحیح رنگ میں تربیت کرنے کی توفیق دے آمین ثم آمین ٭

مرسلہ: شعبہ تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

نتیجہ دینی امتحان مجالس خدام الاحمدیہ بھارت اگست ۱۹۸۸ء

مُبتدی

مکرم ٹی ایم عبد العزیز صاحب ارناکلم ۶۴/۱۰۰
،، ایم ایم عبد الرحیم صاحب ،، ۶۱
،، مالک امین صاحب کاکناڈ ،، ۶۰
،، بی۔ بی احمد کبیر صاحب ،، ۵۷
،، وی۔ اے فرید صاحب ،، ۵۶
،، عبد الکبیر صاحب ،، ۵۵
،، پی ایم بشیر صاحب ،، ۵۳
،، پی کے شاہ الحمید صاحب ،، ۵۲
،، پی کے محمد شریف صاحب ،، ۵۲
،، وی ایم فاروق سلطان صاحب ،، ۵۰
،، جوزف صادق صاحب ،، ۴۶
،، کے عبد الرحمٰن صاحب ،، ۶۰
،، کے محمد ابراہیم صاحب ،، ۵۰
،، اے ابراہیم صاحب اتراپورم ۶۶
،، کے پی عبد الکریم صاحب ،، ۶۳
،، کے اے یوسف صاحب ،، ۵۹
،، کے ایم زین الدین صاحب ،، ۵۱
،، پی اے اسماعیل صاحب ،، ۴۹
،، کے اے سرکار صاحب ،، ۴۲
،، شیخ افضل احمد صاحب بانسرہ ۸۶ دوم
،، شیخ اکرم احمد صاحب ،، ۷۹
،، شیخ اکمل احمد صاحب ،، ۷۷
،، محمد علی مُلا صاحب ،، ۷۶
،، عبد الحکیم نعمان صاحب بھدرک ۷۴
،، ایس بی ابو طاہر صاحب پانگھاٹ ۷۰
،، بی ایم محمد ظفر اللہ صاحب ،، ۶۵
،، کے ایم موسیٰ ڈرلی صاحب ،، ۶۴
،، بی ایم سمیع اللہ صاحب ،، ۶۲
،، بو کبیر صاحب پانگھاٹ ۵۹
،، بی ایم الیاس صاحب ،، ۵۸
،، بی ایم عبد الحمید صاحب ،، ۵۴
،، ایس ایم شمسو صاحب ،، ۴۹
،، اے کے ہمزہ صاحب ،، ۴۸
،، ایم امیر صاحب ،، ۴۱
،، سی کے حنیف صاحب وانمبلم ۵۸
،، سی کے عبد الغفور صاحب ،، ۵۶
،، ایم کے فضل صاحب ،، ۵۶
،، سی کے محمد شریف صاحب ،، ۴۵
،، سی کے مبارک صاحب ،، ۴۵
،، سی کے اکبر صاحب ،، ۴۲
،، ایم ابو بکر صاحب کوڈیا تھور ۷۰
،، ایم مرا کار صاحب ،، ۶۸
،، ایم احمد کُٹی صاحب ،، ۶۶

مکرم ای عبد الرحمٰن صاحب ۵۹
،، ایم عبد المجید صاحب ۴۹
،، کے عبد الکبیر صاحب کوچین ۶۴
،، ایم منصور احمد صاحب ،، ۵۶
،، جے ایچ نعیم صاحب ،، ۵۱
،، ڈی ایچ شاہجہان صاحب ،، ۴۸
،، محمد ناصر احمد صاحب جڑچرلہ ۷۷
،، منظور احمد صاحب ،، ۷۶
،، ناصر احمد صاحب ،، ۶۳
،، محمد ذاکر احمد صاحب ،، ۷۵
،، محمد مظہر احمد صاحب ،، ۷۰
،، میر احمد الطاف صاحب ،، ۷۵
،، میر احمد آصف صاحب ،، ۷۳
،، محمد احمد خان صاحب ،، ۷۹
،، ایم انور احمد صاحب کردلائی ۷۰
،، سی ایچ بشیر احمد صاحب ،، ۶۹
،، کے ایم رشید صاحب ،، ۶۸
،، سی ایچ محمد سالک صاحب ،، ۶۶
،، ٹی کے شریف احمد صاحب ،، ۶۳
،، پی رحمٰن شاکر صاحب ،، ۶۰
،، ایم مصطفیٰ صاحب ،، ۵۷
،، ایس منیر احمد صاحب ،، ۵۳
،، او عبد العزیز صاحب ،، ۵۳
،، پی ظفر صاحب ،، ۵۱
،، کے نثار احمد صاحب ،، ۵۰
،، ایم بے منور احمد صاحب ،، ۴۵
،، پی شریف صاحب ،، ۴۴
،، کے محمود صاحب ،، ۴۰
،، نعیم احمد صاحب کالابن لوارکہ ۴۱
،، محمد اقبال صاحب ،، ۳۵
،، محمد شریف صاحب ،، ۳۹
،، عبد الکریم صاحب ،، ۴۴
،، منیر احمد صاحب ،، ۳۶
،، عبد الغنی لون صاحب (ہی) پاریگام ۳۷
،، ڈاکٹر بشارت احمد صاحب شتمان آباد ۹۰ اوّل
،، اسرافیل خان صاحب سورو ۷۳
،، شیخ سلیم صاحب ،، ۶۱
،، شیخ امیر الدین صاحب ،، ۵۹
،، دلاور علی خان صاحب ،، ۶۹
،، نماس علی خان صاحب کیرلون ۴۱
،، رشید خان صاحب ارکھ پٹنہ ۴۰
،، مبارک احمد صاحب ،، ۳۶
،، نسیم محمد صاحب ارکھ پٹنہ ۳۵
،، ابراہیم خان صاحب ،، ۳۳

مکرم محمد رفیق صاحب بٹ رشی نگر ۶۵
،، طاہر احمد صاحب بٹ ،، ۶۲
،، فاروق احمد لون صاحب ،، ۵۷
،، گلزار احمد صاحب گنائی ،، ۶۵
،، عبد اللہ خان صاحب حیدر آباد ۵۰
،، محمد خلیل احمد صاحب ،، ۵۵
،، انور احمد صاحب غوری ،، ۴۰
،، سید اسحٰق احمد صاحب ،، ۳۹
،، بشیر احمد صاحب ،، ۴۱
،، عرفان احمد صاحب غوری ،، ۴۲
،، وسیم احمد صاحب ،، ۴۱
،، احمد عبد السعید صاحب ،، ۴۶
،، غلام عارف الدین صاحب ،، ۳۶
،، رضوان احمد غوری صاحب ،، ۴۰
،، موزح امجد صاحب ،، ۴۸
،، احمد عبد الرحمٰن صاحب ،، ۳۷
،، عبد الولی صاحب قادیان ۶۷
،، سعید پرویز احمد صاحب ،، ۶۳
،، زبیر احمد صاحب ،، ۴۶
،، خواجہ عبد العزیز صاحب ،، ۵۱
،، اشرف احمد ٹیلر صاحب ،، ۴۲
،، مشکور احمد صاحب ،، ۶۱
،، سید طاہر احمد صاحب ،، ۵۶
،، طاہر محمود صاحب ،، ۵۸
،، احمد کمال فریدی صاحب ،، ۵۹
،، محمد عمر صاحب ،، ۷۱
،، داؤد احمد ناصر صاحب ،، ۷۳
،، فخر احمد صاحب ،، ۷۹
،، مسعود احمد راشد صاحب ،، ۸۴ سوم
،، جمیل احمد صاحب ناصر ،، ۷۶
،، شریف احمد صاحب ،، ۷۰
،، محمد موسیٰ باجوہ صاحب ،، ۲۵
،، ولی الدین شمس الدین صاحب نوا پاڑا ۶۵
،، پی سید مسعود احمد صاحب ،، ۵۸
،، ولی الدین شیخ محیا الدین صاحب ۴۸
،، حبیب خان صاحب کرڈاپلی ۳۴
،، تعریف محمد صاحب ،، ۵۳
،، شیخ شاہجہان صاحب ،، ۳۶
،، اسماعیل خان صاحب ،، ۳۳
،، الیاس احمد صاحب چنتہ کنٹہ ۸۰
،، عبد القادر مفان صاحب ،، ۷۸
،، بی انور احمد صاحب ،، ۷۷
،، انور احمد صاحب بشیر ،، ۷۵
،، مجیب اللہ شریف صاحب ،، ۶۵
،، پی رفیق احمد صاحب ،، ۶۴

مکرم معشوق علی خان صاحب ارکھ پٹنہ ۴۱
،، رسول خان صاحب ،، ۴۱
،، شجاعت خان صاحب ،، ۲۷
،، تفضل خان صاحب ،، ۴۰
،، دلاور خان صاحب ،، ۳۸
،، عزرائیل محمد صاحب ،، ۳۸
،، ہدایت اللہ صاحب ،، ۶۸

متقدّم

مکرم شیخ مبارک احمد صاحب بھدرک ۶۳
،، غلام احمد صاحب ،، ۵۷
،، عبد الرؤف صاحب ،، ۶۴
،، منور احمد صاحب تنویر کالابن لوارکہ ۵۹
،، عبد الحفیظ صاحب آثارسی ۵۰
،، خورشید احمد صاحب راتھر ہاریگام ۹۱ دوم
،، شیخ محمد یوسف صاحب ،، ۴۸
،، نثار احمد صاحب پرویز ،، ۵۶
،، ڈاکٹر بشارت احمد صاحب شتمان آباد ۶۸
،، عبد اللطیف صاحب ،، ۴۳
،، محمد عبد السعید صاحب ،، ۳۸
،، محمد عبد الصمد صاحب ،، ۵۸
،، شیخ عبد العلیم صاحب ،، ۶۵
،، شیخ مختار حسین صاحب سورو ۶۰
،، خالد حسین صاحب ،، ۶۹
،، محمد عبد العزیز صاحب چنتہ کنٹہ ۵۱
،، محمد ضیاء الدین صاحب ،، ۶۵
،، الطاف احمد صاحب ،، ۶۰
،، عبد القیوم صابر صاحب ،، ۶۵
،، محمد ظہیر الدین صاحب ،، ۵۴
،، لئیق احمد صاحب ،، ۶۱
،، محمد سہیل صاحب ،، ۵۹
،، محمود احمد صاحب بابو ،، ۵۸
،، محمد ادریس احمد صاحب حیدر آباد ۴۰
،، مبارک احمد صاحب ،، ۳۶
،، محمد عبد المنان صاحب ،، ۴۲
،، میر احمد طارق صاحب ،، [illegible]
،، میر احمد ناصر صاحب ،، [illegible]
،، محمد الیاس احمد صاحب ،، ۴۸
،، نور الحسن صاحب حیدر آباد ،، ۱۶
،، عبد القادر پٹیل صاحب ،، ۴۱
،، رضوان احمد صاحب قادیان ۵۰
،، طارق احمد صاحب قمر ،، ۷۲
،، محمود احمد مز تل صاحب ،، ۷۲
،، نصیر الدین صاحب دہلوی ،، ۸۱ اوّل
،، محمود مظفر صاحب عادل ،، ۷۰
،، بشارت احمد صاحب ناصر ،، ۶۴
،، نعیم احمد ناصر صاحب ،، ۵۷
،، ضیاء الدین صاحب ،، ۶۸
،، طاہر احمد صاحب ندیم ،، ۷۴
،، مصباح الدین صاحب ،، ۶۲

(باقی صفحہ ... پر)

مجلس انصار اللہ مرکزیہ بھارت کا دسواں سالانہ اجتماع

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ مرکزیہ بھارت کے لئے مورخہ ۱۱-۱۲-۱۳ اخاء ۱۳۶۸ ہش مطابق ۱۱-۱۲-۱۳ اکتوبر ۱۹۸۹ء کی تاریخیں منظور فرمائی ہیں۔

دوسری صدی کا یہ پہلا اجتماع ہے سال صد سالہ جشن تشکر کے اندر آرہا ہے اور اس کا ایک حصہ ہے۔ لہذا تمام عہدیداران اور اراکین مجالس انصار اللہ بھارت کی خدمت میں درخواست ہے کہ ابھی سے کوشش کر کے تیاری کریں اور اس صد سالہ جشن تشکر کے تاریخی سالانہ اجتماع میں زیادہ سے زیادہ شرکت فرمادیں۔

صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ قادیان۔ بھارت

احمدیہ مسلم مشن حیدر آباد

فیملیز کے ٹھہرنے کی جگہ نہیں

احمدیہ مسلم مشن حیدر آباد میں اطراف واکناف کے آئے ہوئے احمدی تجار ایک دو روز قیام فرماتے ہیں اور مشن کی گیلری میں فیملیز کے ٹھہرنے کی جگہ تھی۔ لہذا ایک دو روز ان کا قیام بھی ممکن تھا۔ لیکن اب گیلری کو نمائش کے لئے استعمال کیا جا رہا ہے جس میں سلسلہ کی قیمتی کتب اور نمائش کا ضروری سامان رکھ دیا گیا ہے لہذا ایسے افراد جو حیدر آباد تشریف لائیں ان کی فیملیز کے قیام کا انتظام مشن ہاؤس میں نہیں ہو سکے گا۔ اپنے طور پر انہیں اپنے قیام کا انتظام کرنا ہوگا

(حمید الدین شمس فاضل انچارج احمدیہ مسلم مشن حیدر آباد)

بدر کی اعانت ہر احمدی کا فرض ہے۔ منیجر بدر

دوسری اور آخری قسط

جماعتوں میں جلسہ ہائے "یوم مصلح موعود" کا بابرکت انعقاد

پیشگوئی "مصلح موعود" صداقت اسلام و احمدیت کا ایک عظیم الشان نشان اور حق و باطل میں فیصلہ کرنے والا پرشوکت فرقان ہے جو اس زمانہ میں ظاہر ہوا۔ حسب معمول امسال بھی اس نہایت بابرکت موقعہ پر جماعتوں میں جلسے منعقد ہوئے بغرض ریکارڈ و دعا ان جماعتوں اور تنظیموں کے نام دوسری اور آخری قسط کے طور پر درج ذیل ہیں۔ جن کی طرف سے رپورٹیں موصول ہوئی ہیں۔

(ایڈیٹر)

●۔ جماعت احمدیہ آسنور و کوریل (کشمیر) ●۔ جماعت احمدیہ مدراس ●۔ جماعت احمدیہ چنتہ کنٹہ ● جماعت احمدیہ برہ پورہ (بھاگلپور) ●۔ جماعت احمدیہ گلبرگہ ●۔ لجنہ اماء اللہ حبلی ●۔ جماعت احمدیہ سورو ●۔ جماعت احمدیہ میلاپالم ●۔ جماعت احمدیہ ہلدی پدا (اڑیسہ) ●۔ جماعت احمدیہ بھدرواہ ●۔ جماعت احمدیہ ارکھ پٹنہ ●۔ جماعت احمدیہ کوڈالی (کیرلہ) ●۔ جماعت احمدیہ پتھ پرم (کیرلہ) ●۔ جماعت احمدیہ بنگلور ●۔ جماعت احمدیہ دہلی ●۔ جماعت احمدیہ رشی نگر (کشمیر) ●۔ جماعت احمدیہ کوچین (کیرلہ) ●۔ جماعت احمدیہ سورت (کشمیر) ●۔ جماعت احمدیہ کانپور ●۔ مجلس خدام الاحمدیہ رشی نگر ●۔ جماعت احمدیہ بھاگلپور ●۔ جماعت احمدیہ شیموگہ ●۔ جماعت احمدیہ پینگاڈی (کیرلہ) ●۔ جماعت احمدیہ جڑچرلہ۔

درخواست دعا

مکرم حبیب اللہ صاحب گوملہ (رانچی) سے اپنے بڑے بیٹے عزیز محمد ظفر اللہ کیلئے با عزت ملازمت اور اپنے چھوٹے بیٹوں عزیز محمد جنید عزیز محمد جاوید اور بیٹیوں نوشابہ النوری نوشابہ سروری کی روحانی جسمانی ترقیات اور خیر و برکت کے لئے درخواست دعا کرتے ہیں۔

(ایڈیٹر)

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"

(الہام سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

پیشکش

عبد الرحیم و عبد الرؤف مالکان حمید ساری مارٹ۔ صالح پور۔ کٹک (اڑیسہ)

YUBA

QUALITY FOOT WEAR

اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ

پیشکردہ

بانی پولیمرز کلکتہ - ۴۶

ٹیلیفون نمبرز ۵۲۰۶، ۵۱۳۷، ۴۰۲۸، ۴۳

اعلان بابت انتخابات عہدیداران

جملہ صدر صاحبان جماعت ہائے احمدیہ بھارت کی اطلاع کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ جن جماعتوں کے صدر صاحبان نے ابھی تک اپنی جماعتوں کیلئے نئے ٹرم (۱۹۸۹-۱۹۹۲ء) کے انتخابات عہدیداران کروا کر بغرض منظوری نظارت علیا کو ارسال نہیں کئے ہیں وہ جلد از جلد اپنی جماعتوں کے نئے ٹرم کے لئے انتخابات عہدیداران کروا کر نظارت علیاء کو بغرض منظوری ارسال فرما دیں آجکل انسپکٹران مرکز سے جماعتوں کے دوروں پر روانہ ہو رہے ہیں اور ان کے دوروں کے پروگرام مرکزی اخبار میں شائع ہوتے ہیں۔ ان پروگراموں کو دیکھ کر انتخاب کے سلسلہ میں انسپکٹران سے بھرپور تعاون حاصل کر سکتے ہیں۔ انسپکٹران کو بھی اس سلسلہ میں ہدایت دی جا رہی ہے کہ وہ بھی کوشش کر کے ہر ممکن تعاون فرما دیں۔ امید ہے صدر صاحبان جلد انتخاب کروا کر بغرض منظوری نظارت علیاء کو ارسال فرما دیں گے۔

ناظر اعلیٰ قادیان

أفضل الذكر لا إله إلا الله

(حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)

منجانب: ماڈرن شو کمپنی ۳۱/۵/۶ لوئر چت پور روڈ۔ کلکتہ ۷۳

MODERN SHOE CO.

31/5/6 LOWER CHITPUR ROAD

PH. 275475
RESI. 273903 } CALCUTTA - 700073

اَلْخَیْرُ کُلُّہٗ فِی الْقُرْاٰنِ

ہر قسم کی خیر و برکت قرآن مجید میں ہے

(امام حضرت مسیح پاک علیہ السلام)

THE JANTA PHONE 279203

CARD BOARD BOX MFG. CO.

MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF CARD BOARD CORRUGATED BOXES & DISTINCTIVE PRINTERS

15, PRINCEP STREET, CALCUTTA - 700072

اِرشادِ نبوی

اِسْتَعِیْنُوْا عَلَی الْحَوَائِجِ بِالْکِتْمَانِ

مدد چاہو حاجتوں میں (راہیں) چھپا کے

محتاجِ دُعا

یکے از اراکین جماعت احمدیہ بمبئی (مہاراشٹر)

قائم ہو پھر سے حکم محمد جہان میں ؛ ضائع نہ ہو تمہاری یہ محنت خدا کرے

رائچوری الیکٹریکلس (الیکٹرک کنٹریکٹر)

RAICHURI ELECTRICALS & ELECTRIC CONTRACTORE

TARUN BHARAT CO OP HOUSE SOCT

PLOT NO 6 GROUND FLOORE OLD CHAKALA

OPP CIGARETTE HOUSE AND HERI (EAST)

PH. OFFICE - 6348179
RESI - 6289389 BOMBAY - 400099

أَطِعْ أَبَاكَ

اپنے باپ کی اطاعت کر۔ (حدیث نبوی)

RABWAH WOOD INDUSTRIES

SAW MILLS & FOREST CONTRACTORS

DEALERS IN TIMBER TEAK POLES. SIZES

FIREWOOD MANUFACTURERS OF WOODEN

FURNITURE, ELECTRICAL ACCESSORIES ETC

PO VANIYAMBALAM

(KERALA)

خالص اور معیاری زیورات کا مرکز

الرحیم جیولرز

پروپرائٹر: سید شوکت علی اینڈ سنز

(پٹنہ)

خورشید کلاتھ مارکیٹ حیدری نارتھ ناظم آباد کراچی فون ۶۲۹۹۴۴

خدا کے پاک لوگوں کو خدا سے نصرت آتی ہے

جب آتی ہے تو پھر عالم کو اک عالم دکھاتی ہے

(درثمین)

آٹو ونگس

AUTOWINGS

15, SANT HOME HIGH ROAD

MADRAS - 600004

PHONE NO 76360
74360

يَنْصُرُكَ رِجَالٌ نُّوْحِیْٓ اِلَیْهِمْ مِّنَ السَّمَآءِ
{ تیری مدد وہ لوگ کریں گے جنہیں ہم آسمان سے وحی کریں گے }
(الہام حضرت مسیح پاک علیہ السلام)

پیش کردہ { کرشن احمد، گوتم احمد اینڈ برادرس، سٹاکسٹ جیون ڈرینز۔ ودینہ میدان روڈ بھدرک ۔۔ ۷۵۶۱۰۰ اڑیسہ
پروپرائیٹر: شیخ محمد یونس احمدی۔ فون نمبر 294

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام
- بڑے ہوکر چھوٹوں پر رحم کرو، نہ اُن کی تحقیر۔
- عالم ہو کر نادانوں کو نصیحت کرو، نہ خود نمائی سے اُن کی تذلیل۔
- امیر ہو کر غریبوں کی خدمت کرو، نہ خود پسندی سے اُن پر تکبر۔ (کشتی نوح)

M.MOOSA RAZA SAHEB & SONS
6-ALBERT VICTOR ROAD FORT
GRAM :- MOOSA RAZA } BANGALORE 560002
PHONE :- 605558

"فتح اور کامیابی ہمارا مقدر ہے" (ارشاد حضرت ناصر الدین رحمہ اللہ تعالیٰ)

گڈلک الیکٹرانکس
انڈسٹریز روڈ۔ اسلام آباد (کشمیر)

احمد الیکٹرانکس
کورٹ روڈ۔ اسلام آباد (کشمیر)

اوشا پنکھوں اور سلائی مشین کی سیل اور سروس
ایمپائر ریڈیو۔ ٹی وی

"قرآن شریف پر عمل ہی ترقی اور ہدایت کا موجب ہے" (ملفوظات جلد ہشتم)
فون نمبر ۲۲۹۱۶ — ٹیلیگرام "ALLIED"

الائیڈ پروڈکٹس

سپلائرز: کرشڈ بون۔ بون میل۔ بون سینوس اور ہارن ہوفس وغیرہ
پتہ: ۳/۴/۴۴۰ عقب کاچیگوڑہ ریلوے سٹیشن۔ حیدرآباد نمبر ۲۷ آندھرا پردیش

پندرھویں صدی ہجری غلبہ اسلام کی صدی ہے!
(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

پیشکش
SAIRA Traders
WHOLE SALE DEALER IN HAWAI & PVC CHAPPALS
SHOE MARKET, NAYAPUL, HYDERABAD-500002
PHONE NO 522860

AUTHORISED JEEP JOBBERS PARTS
Lucas-TVS
AUTHORISED DISTRIBUTORS
HM
AMBASSADOR - TREKKER
BEDFORD - CONTESSA
AUTHORISED DEALERS
PERKINS P3 P4 P6 P6/354

آٹو ٹریڈرز
ہر قسم کی گاڑیوں، پٹرول و ڈیزل، کار، ٹرک، بس، جیپ اور ماروتی کے اصلی پرزہ جات کیلئے ہماری خدمات حاصل کریں
AUTOCENTRE — تار کا پتہ
28-5222
28-1652 — ٹیلیفون نمبر
AUTOTRADERS 16 MANGOE LANE CALCUTTA-700001 { ۱۶ مینگو لین کلکتہ ۷۰۰۰۰۱

"ہماری اعلیٰ لذات ہمارے خدا میں ہیں"
(کشتی نوح)

MIR®
CALCUTTA-15

پیش کرتے ہیں:- آرام دہ مضبوط اور دیدہ زیب ربر شیٹ، ہوائی چپل نیز ربر، پلاسٹک اور کینوس کے جوتے!